رسالہ
اثبات علم غیب رسول ﷺ
مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی
شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ حشمتیہ
خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

حق حق حق

رسالہ

اثبات علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

نام کتاب :	رسالہ اثبات علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف :	امام المتأخرین حضرت علامہ قیام الدین عبد الباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ
تصحیح وتقدیم :	مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناجپوری
کمپوزنگ :	میڈیا پوائنٹ امین آباد لکھنؤ۔ 9307459797
ناشر :	شعبہ نشر واشاعت جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم
طباعت :	نور پرنٹرس لکھنؤ۔ موبائل: 9336628735
تعداد اشاعت :	ایک ہزار
قیمت :	

ملنے کا پتہ

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

موبائل:- 9026742301

عرض ناشر

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ کے اشاعتی ادارے کا سرگرم کردار سب کے سامنے ہے۔ ابتداء قیام سے لے کر اب تک یہ ادارہ اپنے مقاصد کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب رہا اور بحمدہ تعالیٰ اس کا اشاعتی تسلسل برقرار ہے۔

یہ کتاب ''رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ادارے کا مزید آگے بڑھتا ہوا ایک قدم ہے جو قابل داد وتحسین ہے۔

واضح رہے کہ ہمارا یہ شعبہ بالکل غیر تجارتی ہے اور اس کے تحت جو بھی کتابیں شائع ہوتی ہیں وہ علمی حلقوں تک مفت پہنچائی جاتی ہیں اور ہر سال تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپئے اس کام میں صرف ہوتے ہیں۔

سابقہ روایت کے مطابق اس سال بھی ہم دو اہم مطبوعات شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ ایک ''حیات شیخ العالم وتذکرہ سجادگان، دوسری زیر نظر کتاب ''رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' علاوہ ازیں جامعہ کے مختلف ذیلی شعبے ہیں آئے دن جن کے بال و پر میں اضافہ ہو رہا ہے ظاہر ہے کہ ان سب چیزوں کی بقا وترقی کے لئے ہر سال ایک خطیر رقم کی ضرورت ہوتی ہے جس کا دارومدار اہل خیر حضرات کے مالی تعاون پر ہے اس لئے ہم جملہ قارئین خصوصاً مخیر وصاحب ثروت حضرات سے پرزور اپیل کریں گے کہ ہمارا دست طلب جو دینی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے آپ کی طرف بڑھ رہا ہے اسے خالی نہ لوٹائیں بلکہ حتی المقدور امداد فرما کر عنداللہ اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ فقط

خیر اندیش

نیاز احمد اشرفی

ناظم شعبہ نشر واشاعت

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ ردولی شریف فیض آباد

۲۶/مارچ ۲۰۱۲ء/ ۲/جمادی الاول ۱۴۳۳ھ

حق حق حق

شرف انتساب

گل گلزار چشتیت، شمع بزم صابریت، زینت مسند احمدی

نیر ملت حضور الحاج **الشاہ عمار احمد احمدی** صابری چشتی

معروف بہ ''نیر میاں''

صاحب قبلہ مدظلہ العالی، سجادہ نشین خانقاہ

حضور شیخ العالم قدس سرہ وسربراہ اعلیٰ جامعہ چشتیہ کے نام

جن کا دامن کرم مجھ جیسے لاکھوں افراد

کے لئے سائبان رحمت بنا ہوا ہے۔

فقط والسلام

گدائے بارگاہ دستگیر بیکساں حضور شیخ العالم شیخ احمد عبدالحق صاحب توشہ ردولوی

محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناجپوری عفی عنہ

خادم التدریس والافتاء جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم

ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

۲/جمادی الاول ۱۴۳۳ھ

حق حق حق

از نیر ملت حضور الشاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں صاحب قبلہ
سجادہ نشین خانقاہ حضور شیخ العالم ردولی شریف

امام المتاخرین قیام الملت والدین حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ قیام الدین محمد عبدالباری فرنگی محلی قدس سرہ کی پوری حیات مستعار خدمت دین وملت سے عبارت تھی ایک مؤمن کامل کی زندگی کے جتنے شعبے ہوسکتے ہیں آپ نے محض اڑتالیس سال کی عمر میں ان کے تمام حقوق بحسن وخوبی ادا کردیئے اور اس بات پر دلیل آپ کے وہ عظیم الشان کارنامے ہیں جو اہل سنت کی تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔

یہ بات بھی ہر ذی ہوش مسلمان پر عیاں ہے کہ علماء فرنگی محل کی دینی خدمات سے ہمارا ایک سب سے معتبر طبقہ آج تک فیض اٹھا رہا ہے اور انشاء اللہ اٹھاتا رہے گا لیکن ہمارے یہاں اسلاف فراموشی کی جو ایک روایت قائم ہوگئی ہے میں سمجھتا ہوں اس کے دائرہ اثر میں اکابر فرنگی محل سب سے زیادہ نظر آئیں گے۔

بہر حال یہ شکوہ کس سے کریں اور کون سنے گا؟ بہتر یہی ہے کہ اس سلسلے میں کچھ عملی اقدام کئے جائیں اسی مقصد کے تحت میں نے جامعہ چشتیہ کے ذیلی شعبوں میں نشر واشاعت کا بھی ایک شعبہ رکھا اور ضرورۃً اسے بہت زیادہ اہمیت دی۔

بفضلہ تعالیٰ اس کے اچھے ثمرات ظاہر ہوئے اور ایک قلیل مدت کے اندر ڈیڑھ درجن کے قریب نادر و نایاب کتابیں منظر عام پر آئیں جن میں سے بیشتر وہ تھیں جو اپنا وجود کھونے کے قریب تھیں۔ اس ضمن میں مجھے اس بات کا بھی شدت سے احساس ہوا کہ علمائے

فرنگی محل کا تصنیفی سرمایہ بھی زمانہ میں متعارف ہونا چاہئے چنانچہ اس کے لئے میں نے صرف حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کی تصنیفات کا انتخاب کیا کیونکہ آپ کی تصنیفات کی تعداد مبسوط وغیر مبسوط کتابیں ملا کر تقریباً ڈیڑھ سو تک جا پہنچتی ہیں مگر ان کے وصال کے بعد سے اب تک ان کی کوئی مستقل تحریر غالباً منزل اشاعت سے ہم کنار نہیں ہوئی، میرے علم میں تو یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

چنانچہ سال گذشتہ حضرت مولانا کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف ''تنویر الصحیفہ فی تابعیۃ ابی حنیفہ'' کی اشاعت سے اس مہم کا آغاز ہو چکا ہے اور زیر نظر کتاب اس سلسلہ کی انشاء اللہ دوسری کڑی ثابت ہوگی۔ یہ کتاب ''فتاویٰ قیام الملت والدین'' سے لیا گیا حضرت مولانا کا ایک فتویٰ ہے جس میں علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات پر حضرت مولانا نے انتہائی جامع تحقیق پیش کی ہے اور کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت ہی مفید اور قابل استفادہ ہے۔

اس کی ترتیب جدید اور تصحیح کا کام عزیزم مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی سلمہ اللہ تعالیٰ نے کیا۔ موضوع کی مناسبت سے انہوں نے ایک مختصر سا مقدمہ بھی لکھا ہے اور عربی وفارسی عبارتوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حیات وصحت اور علم وعمل میں بے پناہ برکت عطا فرمائے اور کتاب کو اس کے جملہ قارئین کے لئے نفع رساں۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وعلی الہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

دعا گو
فقیر شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں
سجادہ نشین خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف
ضلع فیض آباد۔ یوپی
یکم جمادی الاول ۱۴۳۳ھ، مطابق ۲۵ ؍مارچ ۲۰۱۲ء

کتاب اور صاحب کتاب ایک نظر میں

ازمحمد احمد رضا اشرفی مصباحی

زیر نظر کتاب ’’رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ دراصل فتاویٰ قیام الملت سے لئے گئے چند اوراق پر مشتمل ہے۔جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق ایک استفتاء اور حضرت مولانا عبدالباقی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اس کا جواب اور پھر اس پر حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کی طرف سے مدلل اور مفصل وضاحت درج ہے۔

موضوع کے اعتبار سے مضمون نہایت ہی جامع اور وقیع ہے اور عامۃ المسلمین کیلئے قابل استفادہ بھی ۔اسی اہمیت کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس مضمون کو کتابی شکل میں عوامی منظر نامہ پر پیش کیا جائے تاکہ اس کا فیض سب کو پہنچے اور ہوسکتا ہے مشکوک قلوب واذہان کے لئے پیغام تسکین کا سامان بن جائے۔

اس رسالہ کو شائع کرنے کا ایک اہم مقصد حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات دین وسنیت کو عام وتام کرنا‘ان کے عقائد ونظریات سے آگاہی فراہم کرنا اور ایک طویل عرصہ سے ان کی شخصیت کے تیئں بے اعتنائی اور تغافل کشی کا جو ایک جمود طاری ہے اسے توڑنا بھی ہے۔

بحمدہ تعالیٰ سال گذشتہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی ایک معرکۃ الآراء تصنیف ’’تنویر الصحیفہ فی تابعیۃ ابی حنیفہ‘‘ کی اشاعت سے خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ سے موجود سجادہ نشین حضور نیر میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی سرپرستی ورہنمائی میں اس جدوجہد کا آغاز ہوچکا ہے اور اللہ جب تک چاہے گا یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

صاحب کتاب پر ایک نظر:-

پچھلی صدی کی قدآور شخصیتوں میں ایک نمایاں نام حضرت علامہ مولانا محمد قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کا بھی آتا ہے آپ کی دینی،ملی اور سیاسی وسماجی خدمات کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے ہر طبقہ کے لوگ آپ کی شخصیت سے اچھی طرح واقف تھے بلکہ اپنے زمانے میں آپ ملک وبیرون ملک میں یکساں طور پر معروف تھے۔

آپ کی پیدائش ۱۰/ربیع الآخر بروز یکشنبہ ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۷ء فرنگی محل لکھنؤ میں ہوئی۔آپ کے والد ماجد عارف باللہ حضرت مولانا عبدالوہاب فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ جو کمالات ظاہرہ وباطنہ سے آراستہ تھے مشہور فقیہہ ومحدث حضرت قطب الدین شہید صابری چشتی سہالوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے جن کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے صحابی رسول حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ چنانچہ اسی نسبت سے علماء فرنگی محل اور ان کی اولاد اپنے آپ کو انصاری کہلاتے ہیں۔

حضرت مولانا کی پوری تعلیم وتربیت فرنگی محل ہی میں ہوئی اور خاندان کے علماء سے جملہ علوم وفنون کی تحصیل کی اور ایک قلیل مدت کے اندر ۱۳۱۸ھ میں سند فراغت حاصل کر کے مسند تدریس وارشاد پر فائز ہوگئے۔

حضرت مولانا کے اساتذہ کی بھی ایک کثرت ہے جس میں بڑے بڑے یگانہ روزگار ہستیوں کا نام آتا ہے آپ کے زیادہ تر اساتذہ تو خاندان ہی سے تعلق رکھتے تھے البتہ کچھ اور افراد بھی تھے جو باہر سے یہاں آکر تحصیل علم کرتے تھے اور تدریسی

خدمات بھی انجام دیتے تھے۔ چند اسماء حسب ذیل ہیں۔

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی ،حضرت مولانا عبدالباقی صاحب فرنگی محلی ،حضرت مولانا عبدالحئی صاحب فرنگی محلی ،مولانا عین القضاۃ لکھنوی، مولانا غلام احمد پنجابی، مولانا غلام یحییٰ رحمھم اللہ علیہم اجمعین۔

۱۳۰۹ھ میں آپ عالم کمسنی میں پہلی بار اپنے والدین کریمین کے ہمراہ حرمین شریفین تشریف لے گئے اس وقت آپ کی عمر صرف تیرہ سال تھی حج سے فارغ ہو کر جب مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو وہاں کے مشہور محدث حضرت سید علی بن سید ظاہر وتری رحمۃ اللہ علیہ نے والد ماجد کے ساتھ آپ کو اور آپ کے بڑے بھائی کو سند حدیث مرحمت فرمائی۔

دوسری بار شعبان ۱۳۲۱ھ میں حرمین طیبین کا طویل مدتی سفر فرمایا اور نجف، کوفہ وبغداد سمیت تمام مقامات مقدسہ کی زیارت فرمائی اور کبار علماء ومشائخ سے ملاقات کر کے ان سے علمی وروحانی استفادہ کیا۔ اس موقع پر جب بغداد شریف سرکار غوث الاعظم میں حاضر ہوئے تو فرزند غوث پاک نقیب الاشراف حضرت سید عبدالرحمن گیلانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اجازت سلاسل کے علاوہ سند حدیث بھی عطا فرمائی۔

حج سے فراغت کے بعد دوبارہ مدینہ شریف حاضر ہوئے اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں چند دن قیام فرمایا اس درمیان حضرت سید علی وتری سے درس حدیث لیا اور ان سے و دیگر علماء سے سند حدیث واجازت سلاسل بھی حاصل کی اور رمضان ۱۳۲۲ھ میں وطن لوٹ آئے۔

حضرت علامہ کے شاگردوں کی بھی ایک لمبی فہرست ہے چند معروف اسماء درج ذیل ہیں۔

مولانا عبدالقادر صاحب فرنگی محلی ،مولانا قطب میاں فرنگی محلی، محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی کچھوچھوی، مولانا سید محی الدین اشرف کچھوچھوی، مولانا شاہ حیات

احمد ردولوی، مولانا محمد میاں فاروقی الہ آبادی، مولانا سید نورالحسن صاحب اجمیری ،مولانا سید محمد احمد صاحب اجمیری، مولانا غلام جیلانی صاحب اعظمی، مولانا عبدالحمید صاحب بنگلہ دیشی وغیرہ۔

آپ نے مختلف فنون ،مثلاً صرف ،نحو، علم کلام، حکمت، منطق، حدیث، تفسیر ،فقہ، سیر ،تصوف، ادب وغیرہ پر تقریباً ڈیڑھ سو کتابیں تصنیف فرمائی جن میں سے کئی کتابیں ایسی ہیں جو جلدوں پر مشتمل ہیں۔

علاوہ ازیں مختلف کتب درسیہ پر حاشیہ بھی تحریر کیا ہے۔ افسوس کہ اکثر کتابیں ابھی تک غیر مطبوعہ پڑی ہیں۔

حضرت مولانا اوصاف حمیدہ اور خصائل مسعودہ کے دھنی تھے۔ اپنے اسلاف واکابر کی تمام خوبیاں آپ کے اندر موجود تھیں یہی وجہ ہے کہ خدمت دین متین کی جو بنا آپ کے اجداد نے ڈالی تھی زندگی کے ہر شعبہ میں آپ نے اسے تکمیل آشنا کر دکھایا۔

آپ خدمت دین وخدمت خلق کے جذبہ سے اس قدر مغلوب اور اپنے اجداد کی بار امانت سے اس درجہ لدے ہوئے تھے کہ کبھی آرام سے بیٹھنا نصیب نہ ہوا۔ ایک طرف مدرسہ نظامیہ فرنگی محل میں درس وتدریس وکار افتاء کی ذمہ داری دوسری طرف مریدین ومتوسلین کی روحانی تربیت اس پر سیاسی ہنگامہ خیزیوں کے درمیان امت مسلمہ کی صحیح قیادت آپ کو جہد مسلسل کے لئے مہمیز کرتی رہتی۔

بلاشبہ آپ نے قوم کی رہنمائی کا حق ادا کر دیا۔ تصنیف وتالیف کے ذریعہ، تقریر وتحریر کے ذریعۂ سیادت وقیادت کے ذریعہ، اگر آپ کی اڑتالیس سالہ زندگی کا موازنہ آپ کے کارناموں سے کیا جائے تو میرے اس دعوے سے آپ سوفیصد اتفاق کریں گے۔

کچھ آپ کے عقائد ونظریات کے بارے میں

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق جس نامور خانوادہ سے ہے اس کے عقائد ونظریات اظہر من الشمس ہیں۔ حضرت ملا نظام الدین فرنگی محلی سے لیکر آپ کی ذات تک سیکڑوں علماء اس علمی خانوادے میں ایسے پیدا ہوئے جنھوں نے ہزاروں کتابیں اہل سنت کے عقائد ونظریات اور خوش عقیدہ مسلمانوں میں مروجہ دینی رسومات کے اثبات پر تصنیف فرمائیں۔

حضرت مولانا نے بھی انھیں عقائد وخیالات کی ترجمانی میں قلم چلایا جو تائید حق سے مؤید اور خاصہ اہل سنت ہیں۔

زیر نظر رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو اگرچہ حضرت مولانا کی مستقل تصنیف نہیں مگر اس سے کم بھی نہیں۔ قارئین اس رسالہ کے مطالعہ سے اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہوجائیں گے کہ آپ بہرحال مسلمانوں میں پھیلائے جانے والے غلط نظریات کا سد باب اور حقانیت کا اثبات چاہتے تھے۔

ذیل میں فتاویٰ قیام الملت کی روشنی آپ کے عقائد ونظریات کی ایک مختصر سی جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۲۷۳)

(۲) جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے کو ممکن قرار دے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۷۳)

(۳) رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام متعلقات کی توہین کفر ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۶۷)

(۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی علم غیب حاصل تھا بلکہ جمیع ما کان وما یکون کا علم آپ کو دیا گیا۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۹۰)

(۵) انبیاء اور اولیاء کو علم غیب سے بالکل خالی سمجھنا معاذ اللہ کفر سے خالی نہیں کیونکہ اس سے بعض آیات قرآنیہ ووسعت قدرت کا انکار لازم آتا ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۷۷)

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیع ہونے میں شک کرنے والا یا تو دشمن رسول ہے یا ملحد وبے دین ہے یا پھر زندیق ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۷۸)

(۷) میلاد شریف کو کسی کے جنم دن سے تشبیہ دینا کفر ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۶۷)

(۸) قیام بوقت ذکر ولادت خیر الانام جائز ومستحسن ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۹۷)

(۹) مزار پر چادر فاتحہ اور مٹھائی پیش کرنا مستحسن ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۷۷)

(۱۰) مصنف تقویۃ الایمان نے بلاشبہ توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۹۰)

(۱۱) فرقہ وہابیہ فرقہ مفسدین ہے ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ اپنے عقائد کے تحفظ کے لئے ان کے ساتھ مخالطت ومجالست اور ان کو اپنی مسجد میں آنے دینا جائز نہیں۔ (۲۷۲ / ۲۷۳)

(۱۲) عبد الغنی وعبد الرسول نام رکھنا جائز ہے۔ (ص ۳۷۸)

(۱۳) نام اقدس سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔ (۱۰۷)

بہرحال یہ چند باتیں یہاں بطور نمونہ ذکر کردی گئیں۔ تفصیل دیکھنی ہو تو فتاویٰ قیام الملت یا مقدمہ تنویر الصحیفہ ملاحظہ کریں۔

حضرت مولانا کی زندگی بڑی مختصر تھی ۔ ۲/رجب ۱۳۴۴ھ/۱۷/جنوری ۱۹۲۶ء
بروز یکشنبہ بوقت عصر آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور جوار رحمت میں جا بسے حالانکہ آپ عرس خواجہ
غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ میں شرکت کیلئے اجمیر مقدسہ جانے کی تیاری فرما چکے تھے۔

اوپر مذکور ہوا کہ یہ رسالہ فتاویٰ قیام الملت سے لیا گیا ایک فتویٰ پر مشتمل ہے
جس میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر تھوڑی تفصیلی بحث پیش کی ہے۔صرف افادہ عام کے خاطر اسے شائع کیا جارہا ہے۔اس
کتاب کا نام میں نے موضوع کی مناسبت سے ”رسالہ اثبات علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم“
رکھا۔اصل کتاب کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو اس لئے شروع میں چند صفحات پر مشتمل
ایک مقدمہ بھی شامل کر دیا گیا امید کہ قارئین اسے قبولیت کی نظر سے دیکھیں گے
اور خامیوں سے از راہ کرم مطلع کریں گے۔

یہاں پر میں تمام قارئین سے دعا کی گذارش کروں گا اپنے لئے اور جامعہ چشتیہ
خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ خصوصاً صاحب سجادہ نیر ملت حضرت شاہ عمار احمد احمدی
عرف نیر میاں صاحب قبلہ کے لئے جن کا ذوق سلیم، دینی جذبہ اور حب اسلاف میری
تمام کاوشوں کی روح حیات ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

سگ بارگاہ شیخ العالم
احقر محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناج پوری
خادم التدریس والافتاء جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم
ردولی شریف فیض آباد
۲۵/ربیع الآخر ۱۴۳۳ء/۲۰/مارچ ۲۰۱۲ء

تقدیم

مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی

شیخ الحدیث جامعہ چشتیہ
خانقاہ شیخ العالم علیہ الرحمہ

حق حق حق

خاصان خدااور علم غیب

محمد احمد رضا
اشرفی مصباحی حنفی دنیاجپوری
مفتی صابری دارالافتاء جامعہ چشتیہ
خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف

اہل حق کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ معطی حقیقی اللہ علام الغیوب نے اپنے خاص بندے انبیاء ومرسلین علیھم السلام بلکہ بعض صالحین کوبھی غیب پر مطلع فرمایا ہے اور ہمارے آقا ومولا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوغیب کا سب سے وافر حصہ دیا اور جمیع ما کان وما یکون کے علم سے آپ کوسرفراز فرمایا۔

اہل حق کا یہ عقیدہ نہ تو خود ساختہ ہے اور نہ کسی سے ضد وتکرار کا نتیجہ بلکہ قرآن وحدیث روایت ودرایت سے یہی ثابت ہے جو اسلام کے عین مطابق ہے۔ واضح رہے کہ ہمارا عقیدہ یہ ہرگز نہیں کہ مخلوقات میں سے کسی بھی فرد کو جو کچھ حاصل ہے وہ بالذات حاصل ہے بلکہ ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ مخلوقات کا ہر فرد خود اپنے وجود میں خالق ومالک حقیقی کا محتاج ہے اور اسے جوبھی خوبیاں حاصل ہیں وہ سب عطائے ربانی کا فیضان ہے خواہ وہ خوبی علم غیب کی شکل میں ہو یا کسی اور صورت میں لھٰذا بعطائے الٰہی ہم اگر کسی نبی، رسول یا ولی کوغیب کا جاننے والا مانیں تو یہ شرک وکفر نہیں ہوگا۔ مختصر یہ کہ دیگر خوبیوں کی طرح علم غیب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک ذاتی اور دوسری عطائی

۔خداوند قدوس کا علم غیب ذاتی ہے اور نبی، رسول یا ولی کا علم غیب عطائی ہے اور حق یہ ہے کہ عطائی کو ذاتی کے ساتھ اتنی بھی مناسبت نہیں ہے جتنی مناسبت ایک قطرے کو سمندر سے ہے۔

اب جبکہ ہم نے یہ دعویٰ کرلیا کہ اہل حق کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض مقرب بندوں کوعلم غیب عطا فرمایا ہے تو ہمارے اوپر دلائل کی روشنی میں اس کا اثبات بھی ضروری ہے لھٰذا آئندہ سطور میں قرآن وحدیث اور اقوال ائمۃ المسلمین کی روشنی میں ہم انشاء اللہ یہ واضح کریں گے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقبول بارگاہ افراد کوغیب کی خبر سے آگاہ کیا وہیں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مغیبات بلکہ جمیع ما کان وما یکون کے علم سے بھی مطلع فرمایا۔۔۔ وما توفیقی الا باللہ۔

علم غیب کسے کہتے ہیں

آگے بڑھنے سے قبل یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ ''غیب'' کیا چیز ہے اور علم غیب کیا چیز ہے۔لغت میں غیب ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو نظر کے سامنے موجود نہ ہو۔

حضرت امام قرطبی لکھتے ہیں۔

''الغیب فی کلام العرب کل ماغاب عنک غابت الشمس تغیب والغیبة معروفة واغابت المرأة فهی مغیبة اذاغاب عنها زوجها'' (الجامع لاحکام القرآن ج۱ ص ۱۶۳)

کلام عرب میں ہر اس شئ کو غیب کہتے ہیں جو تمہاری نظر سے پوشیدہ ہو چنانچہ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں غابت الشّمس اور غیبت کا معنی مشہور ہے (اسی طرح) جب کسی عورت کا شوہر کھو جاتا ہے تو (اہل عرب) کہتے ہیں اغابت المرأة اور وہ عورت مغیبہ کہلاتی ہے۔

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں

''والغیب ماغاب عنک (لسان العرب۔ج۱۔ص ۶۵۴)

غیب وہ ہے جو تم سے پوشیدہ ہو۔

یہی علامہ ابن منظور تاج العروس میں فرماتے ہیں۔

''والغیب ایضا ماغاب عن العیون''وان کان محصلا فی القلوب (تاج العروس، ج۱ ص ۴۱۶)

وہ چیز بھی غیب ہی ہے جو آنکھوں سے تو غائب ہو مگر دلوں میں حاصل ہو۔

غیب کی لغوی تعریف کے بعد اب اس کی اصطلاحی تعریف بھی دیکھتے چلئے۔

اصطلاحی معنی میں غیب کا اطلاق ان امور پر ہوتا ہے جو نہ حواس کے ذریعہ معلوم ہوں اور نہ بداہت عقل سے اس کا علم ہو۔

غیب کی اصطلاحی تعریف علامہ راغب اصفہانی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

''مالا یقع تحت الحواس ولا تقتضیه بداهة العقل (المفردات، ص ۳۶۷)

(اصطلاح میں)غیب وہ ہے جو نہ حواس کے دائرے میں آسکے اور نہ بداہت عقل میں سما سکے۔

علامہ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں۔

''وهو ماغاب عن الحس والعقل غیبة کاملة بحیث لایدرک لواحد منهما ابتداء بطریق البداهة ''(تفسیر روح البیان، ج۱، ص ۳۲)

وہ امور جو حس وعقل سے کلی طور پر پوشیدہ ہوں بایں طور کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی ابتداءً بطریق بداہت ان کا ادراک نہ کر سکے (اصطلاح میں) ان امور کو غیب سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت امام رازی فرماتے ہیں۔

''ان الغیب هو الذی یکون غائبا عن الحاسة''(تفسیر کبیر، ج۲، ص ۲۷)

بیشک غیب وہ ہے جو حواس سے پوشیدہ ہو۔

علامہ بیضاوی لکھتے ہیں۔

''الخفی الذی لایدرکه الحس والیقتصیه بداهة العقل''(تفسیر بیضاوی، ج۱، ص ۲۸)

(اصطلاح میں غیب) اس مخفی چیز کو کہتے ہیں کہ نہ حواس اس کا ادراک کر سکے اور نہ بداہت عقل اس کو پا سکے۔

مذکورہ سطور سے یہ واضح ہو گیا کہ غیب ایک ایسا امر ہے جو نظر سے اس طرح پوشیدہ ہو کہ نہ بداہت عقل اسے چھو سکے اور نہ حواس اس کا ادراک کر سکے لہٰذا یہ غیب

اگر کوئی جان لے تو اس جاننے کو علم غیب اور جاننے والے کو عالم غیب کہا جائے گا۔
نیز یہاں سے یہ بات بھی بالکل صاف ہوگئی کہ اگر عقل وحواس کے ذریعہ کبھی کسی مخفی چیز کا علم ہو بھی جائے تو اس علم کو علم غیب نہیں کہا جائے گا۔

اب رہا یہ سوال کہ وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے مخفی شئی کا علم حاصل ہو اور اس کے عالم کو غیب کا جاننے والا کہا جائے تو ہمارے علماء محققین نے اس کے حصول کے دو واسطے بیان کئے ہیں ایک ''وحی'' جو انبیاء کرام کا خاصہ ہے دوسرا ''الہام'' جو نبی وغیر نبی سب کو عام ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں من جانب اللہ صرف انبیاء اور اولیاء کو حاصل ہیں۔ چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں۔

''وبالجملة العلم الغيب امر تفرد به الله تعالىٰ لاسبيل اليه للعباد الا باعلام منه و الالهام بطريق المعجزة او الكرامة (شرح عقائد، ص ۱۲۲)

حاصل کلام یہ کہ علم غیب ایک ایسا امر ہے جو خدائے تعالیٰ کے لئے خاص ہے بندوں کے لئے اس کے حصول کا وحی یا الہام کے سوا کوئی راستہ نہیں جو انھیں بطور معجزہ یا کرامت دیا جاتا ہے۔

علامہ قسطلانی المواھب اللدنیہ میں لکھتے ہیں۔

اعلم ان الغيب يختص به تعالىٰ وماوقع منه على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم وغيره فمن الله تعالىٰ امابوحی او الهام''

بیشک غیب اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے البتہ جو غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی دوسرے فرد کی زبان سے ظاہر ہوا وہ بذریعہ وحی یا الہام اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں عطا ہوا۔

صرف یہی نہیں بلکہ جنت، دوزخ، حشر، نشر، میزان وپلصراط کے تعلق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو خبریں دی ہیں علماء ومفسرین نے ان پر بھی غیب کا اطلاق

کیا ہے جیسا کہ اس ضمن میں غیب کی تعریف کرتے ہوئے امام قرطبی فرماتے ہیں۔

''الغيب كل ما اخبر به الرسول عليه السلام مما لاتهتدی اليه العقول من اشراط الساعة وعذاب القبر والحشر والنشر والصراط والميزان والجنة والنار'' (الجامع لاحکام القرآن، ج۱، ص ۱۶۳)

ہر وہ چیز جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے وہ غیب ہے جبکہ اس کا شمار ان چیزوں میں ہو جن تک عقل کی رسائی ناممکن ہو، مثلاً قیامت کی نشانیاں، عذاب قبر، حشر ونشر، صراط ومیزان اور جنت ودوزخ کے متعلق خبریں۔

اوپر ہم نے علماء اسلام کی مستند کتابوں سے اپنے موقف کے اثبات میں جو چند اقتباسات پیش کئے ہیں ان کی روشنی میں یہ مسئلہ بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ بعطائے الٰہی انبیاء واولیاء کو غیب کا علم حاصل ہے اور جس طرح بعطائے الٰہی انسان کو سننے والا اور دیکھنے والا کہنا کفر وشرک نہیں اس طرح بعطائے الٰہی انبیاء وصلحاء کو غیب کا جاننے والا ماننا بھی کفر وشرک نہیں۔

عالم غیب کی لغوی واصطلاحی تعریف قدرے تفصیل کے ساتھ گزر چکی اور اب ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ اس سلسلہ میں قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور ائمہ اسلام کا کیا کہنا ہے لہذا آئیے سب سے پہلے قرآن مجید سے پوچھا جائے کہ اس بارے میں اس کا کیا ارشاد ہے۔

علم غیب اور قرآن مجید کا موقف

قران مجید میں رب تبارک وتعالیٰ نے متعدد مقامات پر اپنے مقدس رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاایھا النبی کہہ کر مخاطب فرمایا ہے مثلاً سورہ احزاب میں ہے ''یاایھا النبی انا ارسلناک شاھدو مبشرا و نذیرا'' (الاحزاب ' پ ۲۲ ' آیت ۴۵) اے غیب کی خبریں بتانے والے ہم نے آپ کو گواہ خوش خبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔

کتب لغب میں نبی کا معنی غیب کی خبریں بتانے والا بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ علامہ زبیدی تاج العروس میں فرماتے ہیں۔

النبی المخبر عن اللہ فان اللہ تعالیٰ اخبرہ عن توحیدہ و اطلعہ علی غیبہ واعلمہ انہ نبیہ۔ (تاج العروس لذبیدی' ج ۱ 'ص ۱۲۱)

نبی کا معنی سے اللہ کی طرف سے خبر دینے والا پس اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی توحید کی خبر دی اور اپنے غیب پر مطلع فرمایا۔ اور آپ کو بتایا کہ آپ نبی ہیں۔

مشہور عربی لغب المنجد میں ہے

والنبی المخبر عن الغیب او المستقبل باالھام من اللہ المخبر عن اللہ و مایتعلق بہ تعالیٰ (المخبر 'ص ۷۸۴)

نبی کا مطلب ہے اللہ کی طرف سے الھام کی بنا پر غیب یا مستقبل کی باتیں بتانے والا اللہ تعالیٰ اوراس کے متعلقات کی خبر دینے والا۔

مصباح اللغات میں ہے النبیُ والنبیٔ ۔ اللہ تعالیٰ کے الہام سے غیب کی باتیں بتانے والا آئندہ کی پیش گوئی کرنے والا خدا کی طرف سے پیغامبر (مصباح اللغات' ص ۸۴۷ مرتب مولوی عبدالحفیظ بلیاوی سابق استاذ ادب ندوۃ العلماء لکھنؤ)

علاوہ ازیں دیگر کتب لغت میں نبی کا یہی معنی بیان کیا گیا ہے یہ جو اوپر مذکور ہوا۔ لھذا اب اس سچائی کو قبول کرنے میں کوئی انکار وتردد نہیں ہونا چاہئے کہ انبیاء کو بعطائے الٰہی غیب کا علم حاصل ہے۔ چنانچہ اسی عقیدہ کو قرآن مجید نے اپنے اندر متعدد مقامات پر مختلف انداز اور جداگانہ الفاظ میں بیان کیا ہے۔ تسکین خاطر کے لئے چند حوالے ملاحظہ کریں۔

ارشاد ربانی ہے۔

مَاکَانَ اللّٰہُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الۡغَیۡبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجۡتَبِیۡ مِنۡ رُّسُلِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ (آل عمران' پ ۴' آیت ۱۷۹)

اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام انسانوں تمہیں غیب کا علم عطا کردے ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے

سورہ جن میں ارشاد ہوا۔

عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡہِرُ عَلٰی غَیۡبِہٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ (سورہ جن ' پ۲۹، آیت ۲۶)

غیب کا جاننے والا اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں فرماتا علاوہ اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

سورہ آل عمران میں یہ فرمان بھی موجود ہے

ذَالِکَ مِنۡ اَنۡبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡہِ اِلَیۡکَ (سورہ آل عمران' پ ۳' آیت ۴۴)

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں

اسی طرح سورہ ھود میں آیا ہے۔

تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَا اِلَیْکَ (سورہ ھود' پ ۱۲' آیت ۴۹)

یہ غیب کی خبریں ہیں جنھیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے بالکل صاف طور پر کہا تھا

وَ اُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (سورہ آل عمران ' پ ۳' آیت ۴۹)

اور میں تم سب کو ان تمام چیزوں کی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو بے شک اس میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس دعوے کو نہ صرف یہ کہ باقی رکھا ہے بلکہ اس کی تائید و تصدیق بھی کر رہا ہے اگر حضرت مسیح اپنے اس دعوے میں صادق نہ ہوتے تو ضرور قرآن کریم ان کو اس سے روکتا لیکن قرآن کریم کا اس عقیدے سے نہ روکنا یہی ہمارے لئے بطور دلیل کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔

ہاں یہاں پر ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ پھر ان آیتوں کا کیا مطلب جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیب کا علم رب تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے مثلاً یہ آیت کریمہ

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَایَعْلَمُھَا اِلاَّ ھُوَ (سورہ انعام' پ ۷، آیت ۵۹)

اور غیب کی کنجیاں اس کے پاس ہیں اس کے سوا انھیں کوئی نہیں جانتا۔

تو حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اعتراض مذکور کا جواب بھی نہایت ہی شاندار طریقے سے دیا ہے۔

چنانچہ وہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

فاللہ تعالیٰ عندہ علم الغیب و بیدہ طریق الموصلة لایملکھا الاھو فمن شاء اطلاعہ علیھا اطلعہ ومن شاء حجبہ عنھا حجبہ ولایکون من افاضتہ الاعلی رسلہ بدلیل قولہ تعالیٰ وماکان اللہ لیطلعکم علی اللغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء وقال عالم الغیب فلایظھرہ علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ (الجامع لاحکام القرآن، ج ۷، ص ۳)

پس اللہ کے پاس غیب کا علم ہے اور اس کے ہاتھ میں غیب تک پہنچانے والے راستے ہیں اور وہی ان کا مالک ہے تو وہ جس کو ان پر اطلاع دینا چاہے دیتا ہے اور جس سے چھپانا چاہے چھپاتا ہے ہاں اسکا یہ کرم صرف اس کے رسولوں پر ہوتا ہے اسکی دلیل خود رب تعالیٰ کا یہ فرمان ہے اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب پر اطلاع دے دے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے غیب کے لئے چن لیتا ہے اور فرمایا غیب کا عالم وہی ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے پسندیدہ رسولوں کے۔

یہی بات حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کریمہ وَلَایُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلاَّ بِمَاشَآءَ کے تحت لکھی ہے۔ فرماتے ہیں۔

لایعلمون الغیب الا عند اطلاع اللہ بعض انبیائہ علی بعض الغیب کماقال عالم الغیب فلایظھر علی غیبہ احدا الامن ارتضی من رسول (تفسیر کبیر، ج ۷، ص ۱۱)

لوگ خود بخود غیب کا علم نہیں جانتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں میں سے جس کو چاہے غیب پر مطلع فرمادے جیسا کہ اسکا فرمان ہے وہ غیب کا جاننے والا (خدا) اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں فرماتا لیکن اپنے محبوب رسولوں میں سے جس کو چاہے (غیب سے مطلع فرمادیتا ہے)۔

اسی طرح دیگر کبار ائمہ تفسیر نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں یہی متذکرہ بالا توضیح بیان کیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض مقبول بندوں کو علم غیب عطا کیا ہے اور جن آیتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیب کا علم خدا کے سوا کسی کے لئے ثابت نہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ بالذات ثابت نہیں کیونکہ غیر خدا کے لئے اگر بالعطا علم غیب بھی ثابت نہ مانا جائے تو بے شمار ان نصوص قرآنیہ کا انکار لازم آئے گا جن سے غیر خدا کے لئے عطائی علم غیب کا اثبات ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ منکرین علم غیب انبیاء وصلحاء صرف انھیں آیتوں کو شدومد کے ساتھ پیش کرتے ہیں جو بظاہر اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ خدا کے علاوہ علم غیب کسی دوسرے کے لئے ثابت نہیں اور ان آیتوں کو چھپاتے ہیں جن سے غیر خدا کے لئے علم غیب کا اثبات ہوتا ہے حالانکہ یہ آیتیں نہ تو ایک دوسرے کے لئے ناسخ ومنسوخ ہیں اور نہ ان کے مابین تضاد وتناقض اور جب قرآن مجید پر ''ذالک الکتاب لاریب فیه'' کے اعتقاد کے ساتھ ایمان لانا فرض ہے تو لامحالہ یہ تطبیق قبول کرنی پڑے گی کہ قرآن پاک میں جہاں اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے علم غیب کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد علم غیب ذاتی ہے اور جہاں ثابت مانا گیا ہے اس سے مراد علم غیب عطائی ہے۔

علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ نے ان آیتوں کے درمیان بڑی عمدہ تطبیق پیش فرمائی ہے آئندہ صفحات میں آپ انشاء اللہ اسے اپنی جگہ ملاحظہ کریں گے۔

دلائل از احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اب ہم یہاں چندان احادیث طیبہ کو ذکر کرتے ہیں جو اس بات پر دال ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قاما فینا النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرنا عن بداء الخلق حتی دخل اهل الجنةمنازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذالک من حفظه ونسیه من نسیه (بخاری شریف، ج اول، ص ۴۵۳)

ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے ہمیں مخلوقات کی پیدائش کی خبر دی یہاں تک کہ جنتی اور جہنمی اپنے اپنے ٹھکانوں تک پہنچ گئے تو جس نے اسے یاد رکھا تو یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا تو بھلا دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ان النبی صلی الله علیه وسلم صعد احدا وابوبکر وعمر وعثمان فرجف بهم فقال اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشهیدان (بخاری جلد اول، ص ۵۱۹)

ایک دفعہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ (ان کی ہیبت کی وجہ سے) لرزنے لگا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے احد ٹھہر جا کیونکہ (اس وقت) تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق، اور دو شہید موجود ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا۔

واللہ مایخفی علی خشوعکم والارکوعکم انی لاراکم من وراء ظھری (بخاری جلداول،ص۵۹)

قسم خدا کی مجھ پر تمہارا خشوع اور تمہارا رکوع پوشیدہ نہیں ہے میں اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

جنگ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے تو جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی آپ نے قتل ہونے والے کافروں کے نام بتادیئے اوران کے مقتل کی نشاندہی بھی فرمادی جیسا کہ صاحب مشکوٰۃ نے صحیح مسلم کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے۔

فانطلقوا حتی نزلوا بدراً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذامصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھٰھناوھٰھنا قال فماماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مشکوٰۃ باب فی المعجزات،ص۵۳۱)

مجاہدین اسلام چل پڑے یہاں تک کہ جب مقام بدر میں اترے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (جگہوں کی نشاندہی)کرتے ہوئے فرمایا یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے، دست مبارک کو زمین پر رکھتے ہوئے فرمایا یہاں اوریہاں ۔راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک رکھنے کی جگہ سے کوئی ادھرادھر قتل نہ ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دوقبروں میں ہورہے عذاب کے بارے میں خبردی اوروجہ عذاب سے بھی آگاہ فرمایا جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث ہے۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرعلی قبرین فقال انھما یعذبان ومایعذبان فی کبیراما ھذافکان لایستتر من بولہ واماھذافکان یمشی بالنمیمۃ (جامع الترمذی،ص۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوقبروں کے پاس سے گزرے توفرمایا کہ بے شک یہ دونوں قبر والے عذاب دیئے جارہے ہیں مگر کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اوردوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ پیش گوئی سنائی کہ تمہاری سوتیلی ماں بنت خارجہ کے حمل میں لڑکی ہے اوران کی یہ پیش گوئی بالکل حق ثابت ہوئی پوری حدیث مؤطا امام محمد باب النحلی میں مذکور ہے یہاں صرف اس کا ایک ضروری حصہ نوٹ کیا جاتا ہے جواس مقام کے زیادہ مناسب ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیقہ سے تقسیم میراث کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

وانما ھوااخوکِ واختاکِ فاقتسموا علی کتاب اللہ عزوجل قالت یاابت واللہ لوکان کذاوکذا لترکتہ انما ھی اسماء فمن الاخریٰ قال(ابوبکر) ذوبطن بنت خارجہ اراھاجاریۃ فولدت جاریۃ (مؤطا امام محمد،ص۳۴۹)

اوربے شک تمہارا ایک بھائی اوردو بہنیں ہیں لہٰذا سارامال کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کرنا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے میرے اباجان مال کتنا ہی کیوں نہ ہو میں اسے چھوڑ دوں لیکن میری توصرف ایک ہی بہن اسماء ہے یہ دوسری کون ہے؟ توحضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے اورمیرا خیال ہے وہ لڑکی ہوگی ۔پھراس کے بعد بنت خارجہ نے لڑکی ہی جنی۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اورحضرت ساریہ رضی اللہ عنہ مقام نہاوند میں کافروں کے ساتھ جنگ میں مصروف

تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ ہی میں رہ کر نہ صرف میدان جنگ کا منظر ملاحظہ کرلیا بلکہ حضرت ساریہ کی رہنمائی بھی فرمائی۔

مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے۔

عن ابن عمر ان عمر بعث جیشا وامرعلیھم رجلا یدعی ساریة فبینما عمر یخطب فجعل یصیح یاساریة الجبل ۔فقدم رسول من الجیش فقال یاامیر المؤمنین لقینا عدونا فھزمونا فاذا بصائح یصیح یاساریة الجبل فاسندناظھورنا الی الجبل فھزمھم اللہ تعالیٰ۔(مشکوٰۃ ،ص ۵۴۶)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ جناب عمر نے ایک لشکر بھیجا اوران پر ایک شخص کوامیر بنایا جنھیں ساریہ کہا جاتا تھا ایک دن حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک چیخنے لگے اے ساریہ! پہاڑ کولو پھرایک دن ایک قاصد آیا اورکہا کہ اے امیر المؤمنین ہم کو ہمارا دشمن ملاانھوں نے ہم کوبھگا دیاتو کوئی چیخنے والا چیخا کہ اے ساریہ پہاڑ کولوپس ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف لگالیں پھراللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دی۔

مذکورہ بالاسطور میں بطورنمونہ چند حدیثیں ذکر کی گئیں ورنہ کتب احادیث میں سیکڑوں حدیثیں اس مضمون پروارد ہیں جن سے یہی عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کوغیب کاعلم عطا کیا ہے۔

عقیدہ علم غیب ائمہ مفسرین کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت خضرعلیہ السلام کے متعلق ارشادفرمایا۔

وَعَلَّمۡنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلۡمًا۔(سورہ کھف ،پ۱۵ ،آیت ۶۵) اورہم نے اسے اپنا خاص علم سکھایا۔

علامہ قرطبی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس آیت میں جس علم کا ذکر ہے اس سے مراد علم غیب ہے۔فرماتے ہیں۔

"وعلمناہ من لدنا علما" ای علم الغیب (الجامع لاحکام القرآن،ج۱۱ ،ص۱۶) اورہم نے اسے علم لدنی سکھایا یعنی علم غیب سکھایا۔

حضرت امام بیضاوی اورحضرت امام عجیلی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

ممایختص بناولایعلم الابتوفیقنا وھوعلم الغیوب (انوار التنزیل ،ج ۳ ،ص ۲۹) یعنی اس میں سے جو ہمارے ساتھ خاص ہے اورہماری توفیق کے بغیرکوئی نہیں جان سکتا وہ غیوب کاعلم ہے۔

حضرت امام ابن جریری طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس کا قول ذکرکیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

وماکان رجلا یعلم علم الغیب وقد علم ذالک (جامع البیان،ج۱۰ ،ص۱۸۱) اورحضرت خضرایک مرد تھے جوعلم غیب جانتے تھے اورانھیں یہ علم سکھایا گیا تھا۔

قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان انبئکم بماتا کلون وماتدخرون الخ کی تفسیر میں حضرت امام خازن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وکان عیسیٰ علیه السلام یخبرالرجل بمااکل البارحة وبما یاکل الیوم وبما یدخره للعشاء (تفسیر خازن، ج ۷ ۳، ص ۲)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی آدمی کو جو گذشتہ کل کھایا تھا اور جو آج کھائے گا اور رات میں کھانے کیلئے جمع کرے گا سب کی خبر دیتے تھے۔

حضرت امام رازی فرماتے ہیں

انه علیه الصلوٰة والسلام کان۔۔۔ یخبر عن الغیوب (تفسیر کبیر ج ۸، ص ۵۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام غیب کی خبر دیتے تھے۔

حضرت امام ابن کثیر لکھتے ہیں۔

ای اخبرکم بمااکل احدکم الآن وما هو مدخرله فی بیته لغدٍ (تفسیر القرآن لابن کثیر، ج ۱، ص ۳۶۵)

میں تمہیں اس چیز کی خبر دیتا ہوں جو تم میں سے کسی نے اس وقت کھائی ہے اور اس چیز کی بھی جو آنے والے کل کے لئے جمع کیا ہے۔

حضرت علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ آیت پاک عالم الغیب فلایظهر علی غیبه احدا کے تحت بیان کرتے ہیں۔

اطلاع الانبیاء علی الغیب اقوی من اطلاع الاولیاء (تفسیر صاوی، ج ۴، ص ۲۴۴)

انبیاء کرام کا غیب پر اطلاع پانا بمقابل اولیاء کے زیادہ قوی ہے

حضرت امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ ان اللہ عنده علم الساعة کی تفسیر کرتے

ہوئے رقمطراز ہیں۔

اخبر بعض الاولیاء عن نزول المطر واخبر عمافی الرحم من ذکر اوانثیٰ فوقع کمااخبر (تفسیر روح البیان)

بعض اولیاء اللہ نے بارش ہونے اور ماں کے پیٹ میں مذکر ہے یا مؤنث اس کی پیش گی خبر دی تو ان کی خبر واقع کے مطابق ہوئی۔

چند مستند ائمہ تفسیر کے حوالے سے یہاں صرف یہ دو چار شواہد پیش کئے گئے جبکہ دیگر تمام مفسرین عظام کا بھی یہی کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو بہت سے مغیبات پر اطلاع بخشی ہے۔

عقیدہ علم ما کان وما یکون

ہم اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے سید الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم سب سے زیادہ عطا فرمایا اور ما کان وما یکون کے علم سے بھی آپ کو مالا مال کیا۔ اور حق یہ ہے کہ یہ عقیدہ اسلامی تعلیمات اور ادلہ شرعیہ کے عین مطابق وموافق ہے نہ کہ ہمارا خود ساختہ۔

مقام تحریر کے لحاظ سے یہاں پر میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کی وسعت کی ایک مختصر سی جھلک قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں پیش کیا جائے۔

ارشاد رب العالمین ہے۔

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ (سورہ نساء، پ ۵، آیت ۱۱۳)

اور اس نے آپ کو وہ سب علم سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

صاحب تفسیر حسینی اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں۔

دربحر الحقائق می فرماید کہ آں علم ما کان وماسیکون است کہ حق سبحانہ تعالیٰ درشب اسریٰ بداں حضرت عطا فرمودہ۔ چنانچہ دراحادیث معراجیہ آمدہ است کہ درزیرعرش بودم قطرہ درحلق من ریختند

بحر حقائق میں لکھا ہے کہ وہ ما کان وما یکون کا علم ہے جو حق سبحانہ تعالیٰ نے شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ جیسا کہ معراج کی حدیثوں سے ظاہر ہے کہ میں عرش کے

فعلمت بھا ما کان وماسیکون پس دانستم آنچہ بود وآنچہ خواہد بود۔ (تفسیر حسینی، ج ا، ص ۱۲۴)

نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق میں ڈالا گیا پس میں نے جان لیا جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے۔

تفسیر عرائس البیان میں لکھا ہے۔

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ای علوم عواقب الخلق وعلم ما کان وماسیکون۔ (عرائس البیان، ج ا، ص ۱۵۹)

اور آپ کو سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے یعنی مخلوقات کے انجام کا علم اور جو کچھ ہو چکا اور ہونے والا ہے اس کا علم۔

علامہ قاضی بیضاوی تفسیر بیضاوی میں آیت مذکور کے تحت فرماتے ہیں۔

من خفیات الامور اومن امور الدین والاحکام (تفسیر بیضاوی، ج ا، ص ۳۸)

یعنی مخفی امور کا علم یا امور دینیہ اور احکام کا علم۔

امام خازن لکھتے ہیں۔

علمک علم الغیب مالم تکن تعلم (تفسیر خازن)

آپ کو غیب کا علم سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے

اللہ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتا ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ۔ (نحل پ ۱۴، آیت ۸۹)

صاحب عرائس البیان اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

یخبر عما کان ومایکون من کل حد وکل علم ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھو المبین لتبیان الکتاب (تفسیر عرائس البیان، ج ا، ص ۵۳۶)

اور یہ کتاب ما کان وما یکون کی ہر حد کی خبر اور ہر علم سے آگاہ کرتی ہے جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کتاب کے بیان کرنے والے ہیں۔

علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مقدسہ کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں۔

بالكتاب اللوح المحفوظ فالعموم ظاهر فان فيه تبيان كل شئى ماكان ومايكون وماكائن ۔(تفسیر صاوی ‘ج ۲ ‘ص ۱۳)

کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے ظاہر عموم سے یہی پتہ چلتا ہے کیونکہ اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے یعنی جو ہوا، جو ہوگا اور جو ہونے والا ہے۔

سورہ رحمن میں ارشاد ہوا ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ (سورہ رحمن، پ ۲۷ ‘ آیت ۳ / ۴)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان سکھایا۔

صاحب تفسیر خازن اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

ارادبالانسان محمد ﷺ "علمه البيان" يعنى بيان ماكان ومايكون لانه صلى الله عليه وسلم ينبى عن خبرالاولين والآخرين (خازن ‘ج ۷ ‘ص ۲)

انسان سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں علمہ البیان یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو ماکان و مایکون کا علم سکھادیا کیونکہ آپ اولین وآخرین کی خبر دیتے ہیں۔

حضرت امام صاوی مالکی لکھتے ہیں۔

هو محمد ﷺ لانه الانسان الكامل والمراد بالبيان علم ماكان ومايكون وماهو كائن (تفسیر صاوی ‘ج ۴ ‘ص ۱۲۹)

وہ انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے کہ آپ ہی انسان کامل ہیں اور بیان سے مراد جو کچھ ہو چکا جو کچھ ہوگا اور جو کچھ ہونے والا ہے انھیں امور کا علم ہے۔

حضرت امام بغوی بھی اپنی تفسیر معالم التنزیل میں یہی عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خلق الانسان" يعنى محمد صلى الله عليه وسلم علمه البيان يعنى بيان ماكان ومايكون لانه كان يبين عن الاولين والآخرين (معالم التنزیل، ج ۷ ‘ص ۱)

اللہ تعالیٰ نے انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ان کو بیان سکھایا یعنی ماکان و مایکون کا علم سکھایا اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولین وآخرین کے احوال بیان کرتے ہیں۔

تفصیل سے بچنے کیلئے ہم قرآن مجید کی صرف انھیں تین آیتوں پر اکتفا کرتے ہیں جو طالبان حق کے لئے انشاء اللہ کافی ہیں۔ لیکن مزید وضاحت کے طور پر اس مضمون سے متعلق چند حدیثیں بھی ملاحظہ کرتے چلئے۔

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

ان رسول الله ﷺ خرج حين زاغت الشمس فصلى الظهر فقاما على المنبر فذكر الساعة وذكر ان فيها امور اعظاما ثم قال من احب ان يسأل عن شئى فليسأل فلاتسألون عن شئى الا اخبرتكم مادمت فى مقامى هذا فاكثر الناس فى البكاء واكثر ان يقول سلونى فقاما عبدالله بن حذافة السهمى فقال من ابى قال ابوک حذافة ثم اكثر ان يقول سلونى فبرک عمر رضى الله عنه على

رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے وقت باہر تشریف لائے پھر نماز ظہر ادا فرمانے کے بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس دن بڑے بڑے واقعات ظاہر ہوں گے۔ پھر فرمایا جو کوئی کسی چیز کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھنا چاہے پوچھ لے تم جس چیز کے بارے میں مجھ سے پوچھوگے میں تمہیں بتادوں گا جب تک اس جگہ پر ہوں ۔لوگوں نے زاروقطار رونا شروع کیا۔ مگر آپ بار بار یہی فرماتے رہے کہ مجھ

رکبتیه فقال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمدنبیا فسکت ثم قال عرضت علی الجنة والنار آنفاً فی عرض هٰذا الحائط فلم ارکالخیر والشر (صحیح بخاری، جلداول، ص۷۷)

سے پوچھو مجھ سے پوچھو! پس حضرت عبداللہ بن حذافہ اسھمی کھڑے ہوئے اورعرض کیا یارسول اللہ میراباپ کون ہے؟ توآپ نے جواباًارشاد فرمایا کہ تمہاراباب حذافہ ہے۔پھرآپ کثرت سے فرمانے لگے کہ مجھ سے پوچھو مجھ سے پوچھو! یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوزانوں بیٹھ کرعرض کرنے لگے (یارسول اللہ) ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پراورمحمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر۔تب جاکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔پھراس کے بعد ارشادفرمایا کہ ابھی ابھی مجھ پر اس دیوار کے عرض میں جنت اوردوزخ پیش کی گئی پس میں نے اس کے مثل خیر اورشرنہیں دیکھی۔

اس مضمون کی ایک حدیث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

عن ابی موسیٰ قال سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن اشیاء کرهھافلمااکثرعلیه غضب ثم

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا

قال للناس سلونی مماشئتم فقال رجل من ابی قال ابوک حذافة فقال آخر من ابی یارسول الله قال ابوک سالم مولیٰ شیبة فلمارأی عمر مافی وجهه قال یارسول الله انانتوب الی الله عزوجل (بخاری، جلداول، ص۱۹/۲۰)

جب بہت زیادہ پوچھا گیا توآپ کو ناگوارگزرا پھرآپ نے لوگوں سے فرمایا پوچھو جوکچھ تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہوتوایک شخص نےعرض کیا میراباپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا حذافہ پھرایک دوسرے شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میراباپ کون ہے؟ توآپ نے فرمایا تیراباپ شیبہ کاغلام سالم ہے۔ پس جب حضرت عمررضی اللہ عنہ نے آپ کے روئے انور پرناراضگی کی کیفیت دیکھی توعرض کیا یارسول اللہ ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابوزید کی یہ روایت نقل کی ہے۔

عن ابوزید قال صلی بنارسول الله صلی الله علیه وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظهر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت

حضرت ابوزیدرضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اورمنبر پر جلوہ افروز ہوگئے پس آپ نےہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ وقت ظہرآن پہنچا پھرآپ منبر سے اترکرنماز پڑھائی۔پھرمنبر پرتشریف لےجاکرآپ نے ہم سے خطاب کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا آپ منبر سے اتر کرہمیں نماز پڑھائی پھرمنبر پر چڑھ گئے اورخطبہ ارشاد

الشمس فاخبرنا بماکان وبماکائن فاعلمنا احفظنا (صحیح مسلم'جلد ۲'ص ۳۹)

فرمانے لگے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا پس آپ نے ہمیں جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کی خبر دے دی۔ تو ہم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جس کو سب سے زیادہ یاد ہے۔

حضرت خطیب قسطلانی مواھب اللدنیہ میں حضرت ابن عمر کی یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ماهو کائن فیها الی یوم القیامة، کانما انظر الی کفی هذا۔ (مواھب اللدنیہ'جلد ۲'ص ۱۹۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو بلند کیا تو میں اس میں قیامت تک ہونے والے واقعات کو ایسے ہی دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں حضرت ابوذر کی یہ روایت نقل کی ہے۔

عن ابی ذر لقد ترکنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ومایقلب طائر جناحیه فی السماء الاذکرنا منه علما۔ (خصائص کبریٰ'جلد ۲'ص ۱۰۸)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس عالم میں چھوڑا کہ آسمان میں کوئی پرندہ اپنا پر بھی نہیں بدلتا مگر یہ کہ آپ نے ہمارے سامنے اس کا علم بیان فرما دیا۔

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی میں ایک طویل حدیث تخریج فرمائی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے۔

عن ابی سعید خدری قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوماصلوٰة العصر بنهارا ثم قام خطیبا فلم یدع شیئا یکون الی قیام الساعة الااخبرنا به۔ (ترمذی 'جلد ۲'ص ۴۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز اول وقت میں پڑھائی پھر کھڑے ہو کر آپ نے ہم سے خطاب فرمایا یہاں تک کہ آپ نے ہمیں قیامت تک ہونے والی ہر چیز کی خبر دے دی۔

کتابوں میں وارد ہے کہ حضرت امام مہدی قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آمد کی مکمل کیفیت بیان فرمادی اور یہ بھی واضح کر دیا کہ ان کی شکل وصورت کیسی ہوگی۔ چنانچہ صاحب مشکوٰۃ روایت کرتے ہیں۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی منی اجلی الجبهة اقتنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین (مشکوٰة'ص ۴۷۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہے جو روشن پیشانی والا اور بلند ناک والا ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے پہلے وہ ظلم وجبر سے بھر جائے گی وہ سات سال حکومت کرے گا۔

میں سمجھتا ہوں مذکورہ دلائل یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ رب تعالیٰ نے ہمارے آقا ومولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ما کان وما یکون کا علم

عطا کیا ہے۔ ورنہ اگر اس موضوع سے متعلق آیات، احادیث وعلمائے اسلام کے مستند اقوال جمع کئے جائیں تو جلدوں میں کتاب تیار ہو جائے گی البتہ جس کے اندر قبولیت حق کا تھوڑا بھی عنصر موجود ہوگا اس کے لئے اسی قدر کافی وشافی ہیں انشاء اللہ ہاں جن کے دلوں میں گمراہیت کا پردہ پڑا ہوگا ان کا کوئی علاج نہیں۔

اختصار کا تقاضا تو یہ ہے کہ بات یہیں ختم کردی جائے مگر یہ غیر مناسب ہوگا اور تشنگی بھی باقی رہ جائے گی اگر اس اہم مسئلہ پر تھوڑی سی وضاحت نہ پیش کی جائے جس کا تعلق علوم خمسہ سے ہے لہٰذا تکمیل مضمون سے قبل اس کی بھی ایک مختصر سی جھلک فردوس نظر ہے۔

مغیبات خمسہ اور علم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

سطور سابقہ میں بدلائل قطعیہ یہ ثابت ہو چکا کہ ہمارے آقاء ومولا جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم بلکہ جمیع ما کان وما یکون کا علم بارگاہ رب العزت سے عطا ہوا تھا اور مغیبات خمسہ پر بھی رب تعالیٰ نے آپ کو اطلاع بخشی۔

منکرین علم غیب کا کہنا ہے کہ پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور کسی کے لئے بطور عطا بھی اس کو ثابت ماننا کفر وشرک سے خالی نہیں اور بطور دلیل وہ اس آیت کو پیش کرتے ہیں۔

ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذاتکسب غدا وماتدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر (سورۂ لقمان' پ ۲۱ آیت ۳۴)

بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہ مینہ برساتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ ماں کے رحموں میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ زمین کے کس حصے پر اس کی موت ہوگی بے شک اللہ جاننے والا اور خبر دینے والا ہے۔

ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ازخود غیب کا علم نہیں جانتے بلکہ رب تعالیٰ کے بتانے سے جانتے ہیں لہٰذا جس طرح دیگر غیوب کا علم بعطائے الٰہی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے اسی طرح مغیبات خمسہ کا علم بھی بعطائے الٰہی ان کو حاصل ہے اور دلائل وشواہد بھی اسی عقیدے کی تائید میں ہیں۔ بطور نمونہ یہاں صرف چند

دلیلیں ذکر کی جاتی ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں جن پانچ چیزوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں۔

اول : قیامت کب آئے گی۔
دوم : بارش کب نازل ہوگی۔
سوم : ماں کے پیٹ میں کیا ہے
چہارم : کوئی کل کیا کرے گا
پنجم : کوئی کہاں مرے گا

انھیں پانچ چیزوں کو مغیبات خمسہ یا مفاتیح خمسہ کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس مقام پر محققین علماء نے منکرین کے تعاقب میں بحث ومباحثہ کا ایک طویل سلسلہ قائم کر دیا ہے۔ اور دلائل وبراہین کے انبار لگا دیئے ہیں اگر یہاں ان دلائل کا محاصرہ کیا جائے تو طوالت واطناب سے بچنا مشکل ہوگا۔ اس لئے ان سارے مباحث کو قلم انداز کیا جاتا ہے اور یہاں براہ راست صرف چند باتیں لکھیں جاتی ہیں۔ جن سے پہلی ہی نظر میں مقصود واضح ہو جاتا ہے۔

مذکورہ آیت پاک یعنی ان اللہ عندہ علم الساعہ الخ کی تفسیر میں صاحب روح البیان علامہ اسماعیل حقی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

وما روی عن الانبیاء والاولیاء من الاخبار عن الغیوب فبتعلیم اللہ تعالی امابطریق الوحی اوبطریق الالہام والکشف ۔۔۔ کذا اخبر بعض الاولیاء عن نزول المطر واخبر عما فی الرحم من

اور انبیاء واولیاء سے جو غیب کی خبریں مروی ہیں تو یہ اللہ کی تعلیم سے ہے یا تو بطریق وحی یا پھر بطریق الہام وکشف جیسا کہ بعض اولیاء نے بارش اترنے کی خبر دی اور رحم مادر میں لڑکا یا لڑکی ہونے کی خبر دی اور پھر فی الواقع

ذکر او انثی فوقع کما اخبر۔ (روح البیان ج ۷، ص ۱۰۵)

وہی ہوا جس کی انہوں نے خبر دی۔

آیت مذکورہ کے تحت علامہ صاوی علیہ الرحمہ کا خوب صورت تبصرہ بھی قابل دید ہے چنانچہ وہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وماتدری نفس ماذاتکسب غدا ای من حیث ذاتھا واما باعلام اللہ للعبد فلا مانع منہ کالانبیاء وبعض الاولیاء فلامانع من کون اللہ یطلع بعض عبادہ الصالحین علی بعض ھذہ المغیبات فتکون معجزۃ للنبی وکرامۃ للولی۔ (الصاوی علی الجلالین ج ۳، ص ۲۳۰)

اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا یعنی یہ ذاتی طور پر کوئی نہیں جانتا ہاں اگر اللہ تعالیٰ بندے کو اس کا علم عطا کر دے تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں جیسا کہ انبیاء اور بعض اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ پس اللہ تعالیٰ کا بعض صالحین بندوں کو ان مغیبات سے مطلع کر دینا کوئی چیز اس سے روک نہیں سکتی البتہ یہ اطلاع نبی کے لئے بطور معجزہ اور ولی کیلئے بطور کرامت ہوتی ہے۔

حضرت ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب تفسیرات احمدیہ میں اسی آیت کے تحت رقمطراز ہیں۔

ولک ان تقول ان علم ھٰذہ الخمس وان لم یملکہ الا اللہ لکن یجوز ان یعلمھا من یشاء من محبیہ واولیائہ بقرینۃ قولہ تعالیٰ ان اللہ علیم خبیر بمعنی المخبر (تفسیرات احمدیہ ص ۶۰۷)

اور تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ان پانچ چیزوں کے علم کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے لیکن یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں اور ولیوں میں سے جسے چاہے یہ علوم سکھا دے اس قرینہ کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

میں موجود ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ علیم خبیر بمعنی مخبر یعنی خبر دینے والا ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں بھی یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مغیبات خمسہ کا علم عطا فرما دیا تھا۔

بخاری شریف جلد ثانی کتاب المغازی میں یہ حدیث مرقوم ہے۔

عن سهل بن سعد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم خیبر لاعطین هٰذه الرایة غداً رجلاً یفتح الله علی یدیه یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله (بخاری ج ۲ ص ۶۰۵)	حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا کہ کل صبح میں جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دونگا جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا اور وہ ایسا شخص ہوگا جو اللہ ورسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

پوری حدیث بخاری ومسلم وغیرہ میں موجود ہے کہ دوسرے دن صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا مرحمت فرمایا اور آپ نے جیسا فرمایا بعینہ ویسا واقع ہوا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں خیبر فتح ہوگیا۔

یہ حدیث صاف طور پر یہ بتا رہی ہے کہ کل کیا ہوگا اس کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو عطا فرمایا تھا۔

مسلم شریف کی یہ حدیث بھی اسی قبیل سے تعلق رکھتی ہے۔

عن انس رضی الله عنه۔۔۔ قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

هذا مصرع فلان ویضع یده علی الارض هٰهنا قال فما ماط احدهم عن موضع ید رسول الله صلی الله علیه وسلم (مسلم ج ۲ ص ۱۰۲)	اپنے دست مبارک کو زمین پر رکھ کر یہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی (مقتول) اِدھر اُدھر نہ ہوا۔

یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آئندہ کل کیا ہوگا اور کون کہاں مرے گا اس کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا خبر دینا بھی مروی ہے کہ بارش کب ہوگی۔ چنانچہ ابوبکر بن عبداللہ مزنی کی روایت ہے۔

ان النبی صلی الله علیه وسلم اخبر عن ملک السحاب انه یجیٔ من بلد کذا وانهم مطروا یوم کذا۔ (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۱۰۳)	بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے فرشتے کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ فلاں شہر سے آرہا ہے اور فلاں دن وہاں کے لوگوں پر بارش ہوگی۔

اسی کتاب میں امام بیہقی کی یہ روایت بھی موجود ہے۔

عن ابن عباس قال اصابتنا سحابة فخرج علینا النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان ملکا موکلا بالسحاب دخل علی انفا فسلم علی واخبرنی	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سروں پر بادل منڈلا رہے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ ابھی بادل چلانے والا فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھے

انه یسوق السحاب الی واد بالیمن یقال صریح فجاء نا راکب بعد ذالک فسألناه عن السحابة فاخبرانهم مطروا فی ذالک الیوم۔ (ایضاً)

سلام کیا پھر خبر دی کہ وہ بادلوں کو یمن کی وادی کی طرف لے جارہا ہے جسے صریح کہا جاتا ہے (راوی کا بیان ہے کہ) اس کے بعد ہمارے پاس وہاں سے ایک سوار آیا ہم نے اس سے بادلوں کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ اسی دن ان کے یہاں بارش ہوئی۔

رحم مادر میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس کے علم سے بھی آگاہ فرمایا تھا اور آپ کا اس تعلق سے خبر دینا بھی ثابت ہے ۔جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کی یہ حدیث بتارہی ہے۔

عن ام الفضل بنت الحارس انها دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقالت یارسول اللہ انی رأیت حلما منکرا اللیلة قال وماھو قالت انه شدید قال وماھو قالت رأیت کان قطعة من جسدک قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رأیت خیرا تلد فاطمة انشاء اللہ غلاما یکون فی حجرک فولدت

حضرت ام الفضل بنت حارس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے آج رات برا خواب دیکھا ہے ۔فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض کیا وہ سخت ہے ۔آپ نے فرمایا بتاؤ تو سہی وہ کیا ہے؟ عرض کیا گویا آپ کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ فاطمہ کے ہاں انشاء اللہ لڑکا ہوگا جو تمہاری آغوش میں ہوگا۔پس حضرت فاطمہ کے ہاں حضرت حسین

فاطمة الحسین ۔فکان فی حجری کما قال رسول اللہ ﷺ (مشکوٰۃ،ص ۵۷۲)

پیدا ہوئے۔ پس حسین میری گود میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق۔

یہ بھی حق ہے کہ رب تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وقوع قیامت کے وقت سے بھی آگاہ فرمادیا تھا اگرچہ آپ نے کھل کر کہیں اس کی نشاندہی نہیں فرمائی اور کسی چیز کا صراحت کے ساتھ ذکر نہ کرنا اس بات کو ہرگز مستلزم نہیں کہ اس کا علم بھی نہ ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ چھپانا کسی مصلحت کے تحت ہو۔

کتب احادیث میں وارد وہ روایتیں جن میں علامات قیامت کا ذکر ہے وہ بھی یہی ظاہر کرتی ہیں کہ جن باتوں کو بیان کرنے کی آپ کو اجازت تھی ان کو آپ نے مکمل شرح وسبط کے ساتھ بیان فرمایا اور جن باتوں کو مخفی رکھنے کا حکم تھا ان سے آپ نے کف لسان فرمایا۔

بہرحال دلائل شرعیہ وبراہین عقلیہ کی روشنی میں یہ امر آفتاب نیم روز کی طرح بالکل صاف اور واضح نظر آتا ہے کہ حق تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغیبات خمسہ کا علم عطا فرمایا ہے اور پھر ان میں سے آپ نے جس کو چاہا بیان فرمادیا۔ یہی عقیدہ ان محققین علماء کا بھی ہے جن کے اقوال قابل استناد واستدلال تسلیم کئے جاتے ہیں۔مثلاً علامہ ابراہیم بیجوری شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

لم یخرج النبی صلی اللہ علیه وسلم من الدنیا الابعد ان اعلمه اللہ تعالیٰ بهذا الامور الخمسة (شرح قصیدہ بردہ، ص ۷۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان امور خمسہ کا علوم عطا فرمایا۔

حضرت علامہ صاوی رقمطراز ہیں۔

قال العلماء الحق انه لم يخرج نبينا من الدنيا حتى اطلعه الله على تلک الخمس (صاوی علی الجلالین، ج۳، ۳۶۰)

علمائے حق نے فرمایا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پانچ امور پر مطلع فرمادیا۔

امام زرقانی کا قول ہے۔

وقد اعلمه الله تعالیٰ ماعدا مفاتیح الغیب الخمسه وقیل حتی هی وامره بکتمها (شرح مواهب اللدنیہ، ج۱، ص۱۹)

اور بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پانچ چیزوں کے علاوہ ہر شئی کا علم عطا فرمادیا ہے بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کو ان پانچ امور کا علم بھی دیا گیا مگر ان کے چھپانے کا حکم فرمایا۔

حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

هو صلی اللہ علیه وسلم لایخفی علیه شیئی من الخمس المذکورة فی الاية الشريفة وکیف یخفی علیه ذالک والاقطاب السبعة من امته الشريفة يعلمونها وهم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف سيد الاولين والآخرين الذی هوسبب کل شئی (الابریز، ص۳۱۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت میں مذکورہ پانچ اشیاء میں سے کوئی شئی بھی مخفی نہ رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ مخفی بھی کیسے رہ سکتی ہے جبکہ آپ کی امت کے سات قطب ان کو جانتے ہیں اور ان کا مقام غوث سے نیچے ہے تو پھر غوث کا کیا عالم ہوگا اور پھر سیدالاولین والآخرین جوکہ ہر شئی کی وجہ تخلیق ہیں ان کا عالم کیا ہوگا۔

الغرض ہمارا یہ دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء وبعض صالحین خصوصاً نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مغیبات پر اطلاع عطا فرمائی ہے ۔نصوص قرآنیہ اور احادیث طیبہ کے حوالے سے اپنی جگہ مضبوط اور مبرھن ہو چکا اور یہی عقیدہ تمام سلف وخلف اور جمیع عامۃ المسلمین کا ہے۔اس سے انکار وروگردانی حق سے فرار اور ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں۔

واضح رہے کہ اس موضوع سے متعلق بہت سے تفصیلی مضامین ہم نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترک کردیا ہے اور صرف موٹی موٹی باتوں کے ذکر پر اکتفا کیا ہے اگرچہ پھر بھی اس میں طوالت آگئی ہے مگر شروع سے آخر تک جو کچھ بھی لکھا گیا ہے وہ طالب حق کے لئے ان شاء اللہ تسکین قلب وجگر کا باعث ہوگا۔

وماعلینا الاالبلاغ

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین

احقر محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناجپوری

خادم التدریس والافتاء جامعہ چشتیہ خانقاہ

حضرت شیخ العالم ردولی شریف فیض آباد

۲۴ر ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

۱۸ر مارچ ۲۰۱۲

حق حق حق

رسالہ

اثبات علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف

امام المتاخرین قیام الملت والدین

حضرت علامہ شاہ **قیام الدین عبدالباری** فرنگی محلی علیہ الرحمہ

تصحیح وترتیب جدید

مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی

شیخ الحدیث جامعہ چشتیہ

سوال:-کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عمرو کا قول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم نے غیب پر آگاہی نہیں عنایت فرمائی اور جو علم عطا ہوا تھا وہ اب نہیں ہے اور نہ علم ما کان وما یکون آپ کو حاصل ہے بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسا عقیدہ رکھنے والا کہ آپ کو غیب پر آگاہی حاصل ہے کافر ہے اور زید کا مقولہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے غیب پر آگاہی عنایت کی اور آپ کو علم ما کان وما یکون دیا اور جو علم آپ کو عنایت کیا وہ اب بھی باقی ہے اگر آپ کو باطلاع الٰہی مطلع علی الغیب کہیں تو کفر نہیں لہٰذا بر سر حق کون ہے۔

ہوالمصوب:-علم جملہ غیوب کا ساتھ تفاصیل جملہ جزئیات وکلیات کے مختصات حضرت حق سبحانہ تعالیٰ سے ہے۔ ”**قال اللہ تعالیٰ قل لایعلم من السموات والارض الغیب الا اللہ**“ شروانی حاشیہ بیضاوی میں لکھتے ہیں۔”**فان غیبہ لایطلع الا باعلام من الرسول ملک او بشر ولاغیبۃ الخاص مطلع علیہ بل بعضہ بل اقل القلیل منہ**“ انتھی اور تبصیر الرحمن میں ہے ”**لکن الرسل لایطلعون علی جمیع الغیوب**“ اور بطریق معجزہ کے اللہ تعالیٰ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہی غیب پر عنایت کی ہے قال اللہ تعالیٰ ”**عالم الغیب لایظھر علی غیبیہ احدا الامن ارتضی من رسول**“ اور علوم اولین وآخرین ما کان وما یکون آپ کو عنایت کئے ابن حجر مکی شرح قصیدہ ہمزیہ میں تحریر فرماتے ہیں ”**وسع علمہ صلی اللہ علیہ وسلم العالمین الانس والجن والملائکۃ لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علوم الاولین والآخرین ما کان منہ ومایکون**“ انتھی۔ اور ترمذی نے حدیث حضرت معاذ بن جبل سے کل شئی اور حدیث حضرت عبدالرحمن بن عائش سے **فعلمت مافی السموات والارض** اور مسلم نے حدیث حضرت عمرو بن اخطب سے فاخبرنا بما کان وماھو کائن اور حدیث حضرت عائشہ سے **رأیت فی منامی**

هذا کل شئی و عدتم اور ترمذی نے حدیث عبداللہ بن عمر سے هذا کتاب من رب
العالمین فیه اسماء اهل الجنة و اسماء آبائهم و قبائلهم ثم اجمل عن آخرهم
او رهذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل النار و اسماء آبائهم و قبائلهم
الحدیث اورروایت کیا ہے قسطلانی نے دیلمی سے حدیث علمت الاسماء کلها
اورابن حجر عسقلانی نے امام احمد سے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اوتی نبیکم صلی اللہ
علیہ وسلم کل شئی الا الخمس نقل کیا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی لمعات میں۔
لکھتے ہیں۔ قوله فعلمت مافی السموات و الارض کنایة عن حصول جمیع
العلوم انتهی اورسیوطی انموذج اللبیب میں تحریر فرماتے ہیں عرض علیه امته
کلهم من آدم فمن بعده کما علم آدم اسماء کل شئی اوراس سے قبل لکھتے ہیں۔
اوتی صلی اللہ علیه و سلم علی کل شئی الا الخمس التی فی آیة ان اللہ عنده
علم الساعة وقیل اوتیها ایضاً وامر بکتمانها والخلاف جار فی الروح
ایضاً۔ ان احادیث اورعبارات سے وسعت علم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت
ہوئی ہے اورثابت ہوا کہ جناب باری نے آپ کومعرفت اہل جنت ونار کی مفصل ان
کے ناموں کے ان کے باپوں اورقبیلوں کے ناموں کے اورمعرفت کل ناموں کی بلکہ
کل مسمیات کی اورانکشفات ہرشئی کا اورعلم اولین وآخرین عالم ماکان ومایکون
دیا ہے لیکن باین وسعت یہ جملہ غیوب امور جزئیہ میں گو بہ نسبت دوسری مخلوقات کے
علوم کے اکثر کثیر ہیں اورامور جزئیہ پر اطلاع ہونا مستلزم علم کلی یا اطلاع تفصیلی ہر ہر شئی
کا باین طور پر کہ کوئی جزئی امر ہرشئی کا علم سے باہر نہ ہو نہیں ہے پس علم جملہ مغیبات
کلیات وجزئیات کا بجمیع تفاصیلها کہ مختص حضرت الوہیت کے ساتھ ہے کسی مخلوق
کوحاصل نہیں اورنہ ہوسکتا ہے اورنہ خدا نے کسی کو بطریق معجزہ دیا ہے البتہ انبیاء کوحق
تعالیٰ نے علم باللہ وصفاتہ کا کمال اس غای تک عطا فرمایا ہے جس غایت تک مخلوق

کوحاصل ہونا ممکن ہے اورکائنات حادثہ کا علم ان کو بقدر احتیاج ان کی امت کے
عنایت فرمایا ہے۔ تحقیق اس کی عقائد الخواص وفصوص وغیرہ میں موجود ہے ہرگاہ کہ
حضرت سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث الی العالمین ہیں اسی واسطے آپ کوعلم کل
شئی کا عنایت فرمایا جن امور پر تفصیلاً اطلاع کی ضرورت تھی اطلاع تفصیلی اس کی دی
اورجن میں چاہا اجمال رکھا اورعلم حضرت رسالت پناہ کا بعد حصول کے سلب ہوجانا
یاسہو ہوجانا غلط ہے سہو بجز علوم منسوخہ کے اورثابت نہیں بلکہ بحکم آیہ قل رب زدنی
علماً ترقی علوم آپ کے لئے ثابت ہے پس علوم حضرت رسالت کی نہایت ہی نہیں
ہے اوراسی کومطلع علی الغیوب باطلاع الٰہ کہہ سکتے ہیں باطلاع الٰہ مطلع علی الغیوب آپ
کوسمجھنا ہرگز کفر نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔ واللہ اعلم حررہ محمد عبدالباقی
سامحہ اللہ یوم التلاقی۔

واقعی قول زید کا صحیح ودرست ہے اورعمرو کا قول باطل وفضول ہے اس واسطے کہ
اللہ پاک نے اپنے نبی مکرم کو ہرطرح کے غیب سے علم عطا فرمایا ہے خواہ غیب مطلق
ہوخواہ غیب اضافی اورعلم ماکان ومایکون سے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوعلم عطا فرمایا
ہے۔ پس حضرت سرور صلی اللہ علیہ وسلم کومطلع علی الغیوب کہنا کفر ہرگز نہیں بلکہ عین
ایمان ہے جیسا کہ علمائے محققین نے ثابت کیا ہے۔ خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز
دہلوی قدس سرہ اپنے فتاوے میں فرماتے ہیں ”الا من ارتضیٰ من الرسول“ یعنی
مگر کسے کہ پسند میکند وآن کس رسول می باشد خواہ از جنس ملک باشد مثل حضرت جبرئیل
وخواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ او را اظہار بعضے از
غیوب خاصۂ خود می فرمایند تا آن غیوب را بہ مکلفین میرساند وتلبیس واشتباہ را از وی بہ کلی
دفع می نماید تا احتمال خطا ونا راستی اصلا پیرامون آن نگردد عامۂ مکلفین کہ بدیدن معجزہ
تصدیق رسول بشری نمودہ باشند دروغی ہر بار بران اعتماد ونمودہ درغلط نیفتند وراہ حق گم

نکنند ولہٰذا درانزال وحی احتیاج بلیغ بکار می بردانتھی۔

اورحضرت جدی ومرشدی قدوۃ السالکین مولانا شاہ عبدالرزاق لکھنوی قدس سرہ **اپنے رسالہ انوار غیبیہ** میں اضافہ فرماتے ہیں۔اورغیب خاص بھی حضرت محمد ﷺ کوحضرت حق نے بتادیا اوربعض انبیاء کو اوراولیاء کو بھی اس میں سے کچھ کچھ بتادیا جس کو جس قدر چاہا پس یہ سب بتادینے سے واقف ہوئے توان سب کو عالم الغیب بالاستقلال یعنی خودبخود بے بتائے اللہ کے سمجھنا البتہ شرک ہے اوراللہ کے بتانے سے بعض غیب کا عالم جاننا اوراپنے فہم سے کسی قسم غیب کوان کےعلم میں حصر نہ کرنا عین ایمان ہے اور بالکل انبیاء اوراولیاء کو معاذ اللہ علم غیب سے محروم سمجھنا خالی از کفرنہیں ہے اس واسطے کہ اس سمجھ سے بعض آیات قرآنی کا اوروسعت قدرت حق کا انکارلازم آتا ہے اورحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اس قدر اعتقاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جمیع کائنات کا علم دیا اورغیب سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کچھ دیا خاص ہو یا مطلق کسی صنف علم غیب سے نفی نسبت آنحضر تصلی اللہ علیہ وسلم کی درست نہیں اورنہ کل کا احاطہ کر سکتے ہیں اس کو اللہ ہی کے حوالہ کرنا چاہئے۔وہی جانے علم آنحضرت ﷺ کی کیا کیفیت اور کیا تعداد ہے

اورحضرت جدمکرم مقبول بارگاہ صمد جناب مولانا علی محمد لکھنوی قدس سرہ اپنے مجموعۂ فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں۔یعنی درظاہر امی بودند ودرباطن حق تعالیٰ برجمیع علوم اطلاع دادہ کمافی الشفاء للقاضی علیہ الرحمۃ "ھذا مع انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لایکتب ولکن اوتی علم کل شئی"۔انتھی

مختصراً ونزد اہلسنت والجماعت وعلمائے باعمل بنصوص صریح بہ ثبوت پیوستہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رابعد بعثت علم اولین وآخرین یعنی علوم ماضیہ ومستقبلہ از بدأ خلق تا قیام قیامت بما کان وبما ہوکائن بلکہ تمامی علوم جزوی وکلی واحاطۂ آن الہام فرمود وزیراکہ ازمعجزات باہرات صلی اللہ علیہ وسلم برہرصغیر وکبیر وہرکہ عقل سلیم واعتقاد کامل دارد ہویدا ودرکتب حدیث وتفسیر مثل آفتاب بر چرخ چارمی روشن وآشکارا ست کہ علم سید المرسلین ومحبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ اجمعین وسیع است برتمام علوم انس وجن وملائکہ زیراکہ حق تعالیٰ آن محبوب عالم رااحاطہ برعلوم قرآن شریف وعلوم اولین وآخرین عنایت فرمودہ چنانکہ حق تعالیٰ ارشاد می فرماید

ترجمہ :اہل سنت وجماعت وعلماء باعمل کے نزدیک نصوص صریحہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بعثت کے بعد علم اولین وآخرین یعنی علوم ماضیہ ومستقبلہ بداء خلق سے لے کر قیام قیامت تک جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے بلکہ تمام علوم جزوی وکلی اوراس کا احاطہ بذریعہ الہام (وحی) عطافرمادیا۔کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات باہرہ ہر چھوٹے بڑے اور ہر اس شخص پر جو عقل سلیم اور اعتقاد کامل رکھتا ہے روشن ہے اور کتب حدیث وتفسیر میں چوتھے آسمان پر چمکنے والے سورج کی طرح روشن اور آشکارا ہے کہ سیدالمرسلین ومحبوب رب العالمین ﷺ کا علم تمام انسان، جنات اورفرشتوں کے علوم سے زیادہ وسیع ہے اس لئے کہ حق تعالیٰ نے اس محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف کے علوم پراوراولین وآخرین کے علوم پر احاطہ عنایت فرمایا ہے۔جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **مافرطنا فی**

"مافرطنا فی الکتاب من شئی الآیہ" وعلوم تمام انبیاء علیھم الصلوٰۃ والتسلیم مندرج ومنغمز اندر علوم صلی اللہ علیہ وسلم وبرجمیع معارف وعلوم وجمیع مصالح دارین ومعرفت امور شرائع وقواعد دین وسیاست عباد ومصالح امت مرحومۂ خویش وامم جمیع انبیاء ورسل واسرار واختلاف شرائع ایشان بالخصوص بالہام الٰہی اطلاع داشتند اگر ذی عقل سلیم فکر نماید احادیث متواترہ ومتکاثرہ درباب اشراط الساعۃ وقیام قیامت وشفاعت عظمٰی ودخول جنت للمسلمین وکیفیت آنہا ودخول نار للکافرین وحال بدمآل اینہا وغیرہ موجود۔

الکتاب من شئی الآیۃ اور تمام انبیاء علیھم الصلوٰۃ والتسلیم کا علوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں داخل ہیں۔ تمام علوم ومعارف، مصالح دارین، امور شرائع کی معرفت، دین کے قواعد، بندوں کی تدبیر، اپنی امت مرحومہ کی مصلحتوں اور تمام انبیاء ورسولوں کی امتوں نیز ان کی شریعتوں کے اسرار واختلافات سے خصوصی طور پر وحی الٰہی کے ذریعہ آپ مطلع تھے۔ اگر عقل سلیم کا حامل فرد غور وفکر کرے (تو وہ جان لے گا کہ) احادیث متواترہ قیامت کی نشانیوں، وقوع قیامت، شفاعت عظمٰی، مسلمانوں کا جنت میں دخول اور ان کی کیفیت، کافروں کا دوزخ میں دخول اور ان کی بدحالی وبراانجام وغیرہ کے بارے میں کثیر موجود ہیں۔

از حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی است کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالیٰ برداشت برای من دنیا را من می بینم طرف آن وہرچہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے دنیا کو میرے سامنے بلند کیا تو میں نے اسے اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ اس طرح دیکھ لیا جیسا کہ

شدنی است تا روز قیامت بایں طور کہ کف دست خود را می بینم وفرمود ابوذر رضی اللہ عنہ کہ نگذاشت ما را رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہر طائر یکہ بازوئے خود را می جنبد در آسمان مگر علم آنہا از من ذکر کردہ۔

اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ آسمان میں پر نہیں بدلتا مگر حضور نے اس کا علم ہمارے سامنے ذکر فرما دیا۔

ویک حدیث از عبدالرحمن بن عائش ودیگر از معاذ بن جبل منقول است کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دیدم پروردگار خود را در حسن صورت گفت پروردگار و پرسید از من کہ در چہ چیز خصومت میکنند ملائکہ گفتم تو عالمی گفت آنحضرت پس نہاد پروردگار تعالیٰ دست قدرت خود را میانۂ دوشانہ من پس یافتم سردی دست مولیٰ تعالیٰ درمیان دو پستان خود پس دانستم ہرچہ در آسمان وہرچہ در زمین بود ودر حدیث دیگر است کہ روشن وظاہر شد برای من ہر چیز الحدیث

اور ایک حدیث حضرت عبدالرحمن بن عائش سے اور دوسری حدیث حضرت معاذ بن جبل سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے اپنے پروردگار کو حسین صورت میں دیکھا پس رب تعالیٰ نے مجھ سے پوچھتے ہوئے فرمایا کہ فرشتے کس بات پر جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا خدایا تو ہی بہتر جاننے والا ہے۔ حضور اقدس فرماتے ہیں کہ پھر رب تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانہ کے درمیان رکھا تو میں نے حق تعالیٰ کے دست قدرت کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی۔ پس میں نے زمین وآسمان میں جو کچھ تھا سب جان لیا۔ اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ میرے لئے ہر چیز روشن اور ظاہر ہوگئی۔

محقق دہلوی علیہ الرحمۃ درتحت
این حدیث افادہ می فرمایند عبارت است
ازحصول تمامی علوم جزوی وکلی واحاطۂ آن
انتہیٰ

وہمین طورملاعلی قاری علیہ الرحمہ
رقم می فرمایند ای ہرچہ اذن دادہ اللہ برای
ظہور ازعالم علویہ وسفلیہ مطلقاً وخصومت
ملائکہ خصوصاً

درایں جا مطلب ہریک می
نویسم تادرفہم آید پس ازیں عبارت ہریک
بسند کتاب رقم خواہم ساخت

و درصحیح مسلم از بوذر یعنی عمرو
بن اخطب مروی است کہ خواند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ مانماز صبح راوبر
منبر رفتہ خطبہ شروع ساخت تاایں کہ
زوال شدفرودآمد ونمازظہرادا ساخت باز
برمنبررفتہ خطبہ خواند تااینکہ وقت عصر آمد

حضرت شیخ محقق دہلوی علیہ
الرحمہ نے اس حدیث کے تحت یہ فائدہ
تحریر کیاہے کہ یہ تمام جزؤوکل کے علوم
واحاطہ سے عبارت ہے۔

اس طرح حضرت ملاعلی قاری
علیہ الرحمہ بھی رقم فرماتے ہیں۔یعنی ہراس
چیز کاعلم جس کا اللہ تعالیٰ نے ظاہر کرنے
کااذن دیاعلم علویہ وسفلیہ سے مطلقا
اورخصومت ملائکہ سے خصوصاً۔

اس جگہ ہرایک کامطلب
تحریر کرتا ہوں تاکہ اچھی طرح سمجھ میں
آجائے لہذا ان عبارتوں میں سے
ہرایک کوسند کتاب کے ساتھ رقم
کروں گا۔

اورصحیح مسلم میں حضرت ابوذر
یعنی عمربن اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اورپھرمنبر پر جلوہ
افروز ہوکرخطبہ شروع فرمایا یہاں تک کہ
زوال کا وقت آگیا آپ نے منبر سے نیچے
اتر کرظہر کی نماز ادا کی پھرمنبر پرتشریف
لے جاکرخطبہ ارشادفرمایا یہاں تک کہ عصر
کا وقت آگیا نمازعصر پڑھنے کے بعد آپ
نے پھرخطبہ شروع کیا یہاں تک کہ سورج
غروب ہوگیا پس آپ نے جوکچھ ہوچکا

نماز خواندہ باز خطبہ خواند تااینکہ غروب
آفتاب گردید پس خبردار مارا بما کان وبما
ہوکائن پس عالم ترین ماحافظ ترین مااست

وحضرت عبدالحق محدث دہلوی
درمدارج النبوۃ افادہ فرمودہ وہرکہ مطالع
کند احوال شریف اوراز ابتدا تاانتہا بہ
بیند کہ چہ تعلیم کردہ است اورا پروردگار
وافاضہ کردہ است بروی ازعلوم واسرار
ماکان ومایکون بضرورت حاصل شود
اوراعلم بہ نبوت اوبی شوب وشکوک
وظنون قولہ تعالیٰ ''وعلمک مالم تکن تعلم
وکان فضل اللہ علیک عظیماً صلی اللہ علیہ
وسلم وعلی آلہ حسب وصلہ وکمالہ'' انتہی

وازیں معجزہ اگرملحد بجہت
خذلان انکار کند دیگر یرامجال انکار
نیست کما ہومصرح فی الشفاء وفی جمع
الجوامع للسیوطی ان اللہ عز وجل رفع لی
الدنیا فانا انظر الیہا والی ماہو کائن فیہا الی

اور ہونے والا ہے سب کی خبر دیدی تو ہم
میں سب سے بڑا جاننے والا وہی ہے جس
نے سب سے زیادہ یادرکھا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث
دہلوی مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے
ہیں۔ہروہ شخص جو آپ کے احوال
شریف کا شروع سے آخرتک مطالعہ
کرے گا وہ جان لے گا کہ رب تعالیٰ
نے آپ کوجوعلم دیاہے اورفیض کیاہے وہ
اسرار ماکان ومایکون کاعلوم تھا اور بلا
شک وشبہ یہ علم تو لازمہ نبوت کے طور پر
آپ کوحاصل تھا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے''وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ
علیک عظیما صلی اللہ علیہ وسلم۔

اوران معجزات سے اگرچہ ملحد
اپنے خذلان کے باعث انکار کرسکتاہے
مگردوسروں کے لئے انکار کی گنجائش نہیں
جیساکہ قاضی کی شفا میں اورسیوطی کی جمع
الجوامع میں مصرح ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ
نے دنیا کو میرے سامنے بلند کیا پس
میں نے اس کواوراس میں قیامت تک
ہونے والی ہرچیز کو اسی طرح دیکھا جس
طرح اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

یوم القیٰمہ کما انظر الی کفی ھذا انتھی۔
ودر منہج المکیہ فی شرح قصیدۃ الھمزیہ لابن الحجر "ای وسع علمه صلی اللہ علیه وسلم علوم العالمين الانس والملائکة والجن لان اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولين والآخرين ماكان ومايكون كمامر۔و حسبک فی ذالک القرآن الذی اوتيه صلی اللہ عليه وسلم ومثله معه كما صح عنه صلی اللہ عليه وسلم۔
وقد قال اللہ تعالیٰ مافرطنا فی الكتاب من شئی ويلزم من احاطته صلی اللہ عليه وسلم بالعلوم القرآنية ومثلها الذی اوتيه ايضاً انه صلی اللہ عليه وسلم احاط بعلوم الاولين والآخرين وان علو مهم مندرجة ومنغمزة فی علومه صلی اللہ عليه وسلم انتهى"۔
وفی المواهب عن ابن

اور ابن حجر مکی کی کتاب منہج المکیہ فی شرح قصیدۃ الھمزیہ میں ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم وسعت رکھتا ہے تمام عالم، انسان، فرشتے، اور جنات کے علوم پر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عالم پر اطلاع عطا فرمائی پس آپ جان گئے اولین وآخرین اور ما کان وما یکون کا علم اور تم کو کافی ہے اس بارے میں وہ قرآن جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے مثل علم جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور صحت مروی ہے۔
اور تحقیق کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مافرطنا فی الکتاب من شئ جس سے لازم آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام علوم قرآنیہ اور اس کے مثل جو علم آپ کو عطا کیا گیا سب کو محیط ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محیط ہے اولین وآخرین کے علوم کو اور بے شک ان کا علم آپ کے علم میں داخل ہے۔
اور مواھب میں حضرت ابن عمر

عمر رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنيا فانا انظر اليها والی ماهو كائن فيها الی يوم القيامة كانما انظر الی كفی هذه۔
وفی المشكوٰه عن معاذ ابن جبل قال احتبس عنا رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم ذات غداة عن صلوٰة الصبح حتیٰ كدنا نترا ای عين الشمس فخرج سريعاً فثوب بالصلوٰة فصلی رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم وتجوز فی صلوته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا علی مصافكم كما انتم ثم انفتل الينا ثم قال امانی ساحدثكم ماحبسنی عنكم الغداة انی قمت من الليل فتوضأ ت وصليت ماقدر لی فنعست فی صلوٰتی حتی استثقلت فاذاانا بربی تبارک وتعالیٰ فی

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک رب تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو بلند فرمایا پس میں نے اس کو اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس طرح دیکھا جیسا کہ اپنی اس ہتھیلی کو۔
مشکوٰۃ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کیلئے ہمارے درمیان آنے سے روکے گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم سورج کو طلوع ہوتا دیکھ لیں پھر آپ جلدی سے باہر نکلے۔ نماز کے لئے تکبیر کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور جلدی ادا کی جب سلام پھیرا تو آپ نے بلند آواز سے ہمیں متوجہ کرتے ہوئے ہم سے فرمایا اے لوگو اپنی اپنی جگہوں پر صف بستہ بیٹھے رہو پس آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے پھر فرمایا۔ آگاہ ہوجاؤں میں ابھی تم کو بتلاتا ہوں کہ صبح کو کس چیز نے مجھے تم سے روکے رکھا۔ میں رات کو اٹھا اور وضو کیا اور جس قدر نماز میرے مقدر میں تھی میں نے پڑھی پھر مجھے نماز میں ہی نیند آگئی یہاں تک کہ نیند کی وجہ سے میری طبیعت بوجھل ہوگئی۔ تو اچانک میں نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا بہت ہی اچھی صورت میں تو اللہ

احسن صورة فقال یامحمد قلت
لبیک رب قال فیم یختصم الملأ
الاعلی قلت لاادری قالها ثلثاً قال
فرأیته وضع کفه بین کتفی حتی
وجدت بردانامله بین ثدیّ فتجلی
لی کل شئی الحدیث۔

قال الملا علی القاری فی
المرقاةای مما اذن الله فی ظهوره لی
من العوالم العلویة والسفلیة مطلقاً
ومما یختصم به الملأالاعلی
خصوصاًانتهی۔

وفی المشکٰوة المصابیح
عن عبدالرحمن بن عائش قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
رأیت ربی عزو جل فی احسن
صورة قال فیم یختصم الملأالاعلی
قلت انت اعلم قال فوضع کفه بین
کتفی فوجدت بردها بین ثدیّ
فعلمت مافی السموات والارض

تعالیٰ نے فرمایااے محمد(صلی اللہ علیہ وسلم)
میں نے عرض کیالبیک یارب تورب نے فرمایا
ملاءاعلیٰ کے فرشتے کسی بات پہ بحث کررہے
ہیں میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔اللہ تعالیٰ
نے تین بار یہی ارشاد فرمایا اور میں نے بھی
تینوں بار یہی عرض کیا۔

حضور فرماتے ہیں کہ اس کے بعد
میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست
قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا
یہاں تک کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک
اپنے دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی
تومیرے لئے ہرچیز روشن ہوگئی۔

حضرت ملاعلی قاری مرقات میں
فرماتے ہیں۔یعنی ان علوم میں سے جن کورب
تعالیٰ نے میرے لئے اذن ظہورعطافرمایایعنی
علوم علویہ وسفلیہ مطلقا اور ملاءاعلیٰ کے فرشتے
جس میں جھگڑرہے تھے خصوصاً۔

اوراسی مشکوٰۃ المصابیح میں
حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایامیں نے اپنے رب کو دیکھا اچھی
صورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا بتاؤ بلند رتبہ
فرشتوں کی جماعت کس بات میں جھگڑرہی

وتلا وکذلک نری ابراهیم
ملکوت السموات والارض
ولیکون من الموقنین الحدیث“

ودراشعۃ اللمعات محقق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ درتحت این حدیث رقم
فرمودہ اند مروی است از عبدالرحمن بن
عائش کہ گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ دیدم پروردگار خودرا درنیکو صورت
گفت پروردگار تعالیٰ وپرسید ازمن کہ
درچہ چیز خصومت میکنند ملائکہ گفتم تودانا
تری گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس
نہاد پروردگار تعالیٰ دست قدرت وانعام
خودرا درمیان دوشانہ من پس یافتم سردی
دست اوتعالیٰ را درمیان دوپستان خود
پس دانستم ہرچہ درآسمان وہرچہ درزمین
بود عبارت ست ازحصول تمام علوم جزئی
وکلی واحاطۂ آن۔

وخواند آنحضرت صلی اللہ علیہ

ہے میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے
۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پس اللہ
تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں
کندھوں کے درمیان رکھا تومیں نے اس
کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے
درمیان محسوس کی تومیں نے جان لیا جوکچھ
آسمانوں اورزمینوں میں ہے اورآپ نے یہ
آیت تلاوت کی۔”وکذالک نری ابراھیم
الایۃ اوراس طرح ہم نے ابراہیم کوتمام آسمانوں
اورزمینوں کے عظیم ملکوت دیکھادیئے۔

اشعۃ اللمعات میں حضرت شیخ
محقق دہلوی اس حدیث کے تحت تحریر
فرماتے ہیں ۔حضرت عبدالرحمن بن عائش
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایامیں نے اپنے
رب کواچھی صورت میں دیکھارب تعالیٰ نے
مجھ سے پوچھا کہ کس چیز کے بارے میں
ملائکہ جھگڑرہے ہیں؟میں نے عرض کیاتوہی
زیادہ جاننے والا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں کہ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست
قدرت اورانعام میرے دونوں پستانوں
کے درمیان رکھاتومیں نے اس کے دست
قدرت کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے

وسلم مناسب این حال وبقصد استشہاد
برامکان آن این آیہ راوہمچنین نمودیم
ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
راملک عظیم تمامی آسما نہارا وزمین
راوتا آنکہ گردوابراہیم ازیقین کنندگان
بوجود ذات وصفات وتوحید،

واہل تحقیق گفتہ اند کہ تفاوت
است درمیان این دوروایت زیراکہ
خلیل علیہ السلام ملک آسمان وزمین
رادید وحبیب ہرچہ درآسمان وزمین
بودخالی از ذات وصفات وظواہر وبواطن
ہمہ رادید وخلیل حاصل شد مراد رایقین
بوجوب ذاتی ووحدت حق بعد از دیدن
ملکوت آسمان وزمین چنانکہ حال اہل
استدلال وارباب سلوک ومحبان و
طالبان می باشد وحبیب حاصل شدمراد
رایقین ووصول الی اللہ اولا پس ازان
وانست عالم راوحقائق آنراچنانکہ شان

درمیان محسوس کی پس میں نے جان لیا جو کچھ
زمین وآسمان میں تھا۔ یہ کلی وجزوی علوم کے
حصول اوراس کے احاطہ سے عبارت ہے۔

اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس حال کے مناسب اوراس امکان
پراستشہاد کے ارادے سے یہ آیت تلاوت
فرمائی، ''وکذالک نری ابراہیم الخ'' اوراسی
طرح ہم نے ابراہیم کوتمام آسمانوں
اورزمینوں کے عظیم ملکوت دکھادیئے تاکہ
ابراہیم اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اورتوحید
کایقین کرنے والوں میں سے ہوجائیں۔

اوراہل تحقیق نے کہا ہے کہ ان
دونوں رویتوں میں فرق ہے اس لئے کہ
خلیل اللہ علیہ السلام کوآسمان وزمین کا ملک
دکھایا مگر حبیب نے جوکچھ آسمان وزمین
میں تھا اوراشیاء کی ذوات وصفات ظواہر
بواطن سب کودیکھا حضرت خلیل کوتوآسمان
وزمین کے ملکوت سے وجوب ذاتی
اوروحدت حق کایقین ہوا جس طرح اہل
استدلال، ارباب سلوک، اورمحبان
وطالبان کی نوعیت ہوتی ہے۔ اورحبیب
پاک کویقین اوروصول الی اللہ پہلے حاصل

مجذوبان ومحبوبان ومطلوبان است انتہی۔
''وفی اللمعات التنقیح للشیخ
الموصوف قولہ فعلمت مافی السموات
والارض کنایۃ عن حصول جمیع العلوم
واستشہد علی امکانہ وحصولہ بقولہ وکذالک
نری ابراہیم ملکوت السموات والارض
والملکوت فعلوت من الملک للمبالغۃ انتہی
وفی المرقات لملاعلی القاری
**یعنی ماعلمہ اللہ تعالیٰ بمافیہا من
الملائکۃ والاشجار وغیرہما وھو
عبارۃ عن سعۃ علمہ الذی فتح اللہ
علیہ**

**وقال ابن حجر ای جمیع
کائنات التی فی السموٰت بل
ومافوقہا کمایستفاد من قصۃ
المعراج والارض ھی بمعنی
الجنس ای وجمیع مافی الارضین
السبع بل وما تحتہا کما افادہ
اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثور**

ہوااس کے بعد آپ نے حقائق اورعالم
کوجانا جس طرح کی مجذوبوں ،محبوبوں
اورمطلوبوں کی شان ہوتی ہے۔

اوریہی شیخ موصوف اللمعات
التنقیح میں فرماتے ہیں۔ پس آپ کا قول
فعلمت مافی السمٰوات والارض یہ جمیع علوم
کے حصول سے کنایہ ہے اوراس کے
امکان وحصول پرشہادت دیتا ہے اللہ تعالیٰ
کا یہ ارشاد وکذالک نری ابراہیم ملکوت
السمٰوات والارض اورملکوت بروزن فعلوت
ملک سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

اورملاعلی قاری کی کتاب
مرقات میں ہے'' یعنی اللہ تعالیٰ نے
آپ کوسکھادیا جوکچھ اس میں ہے یعنی
ملائکہ، اشجار وغیرہما اوریہ ان تمام علوم کی
وسعت سے عبارت ہے جس کورب تعالیٰ
نے آپ پرکھول دیا۔

اورابن حجر کہتے ہیں کہ جمیع
کائنات کاعلم جوآسمانوں بلکہ ان کے آگے
سے متعلق ہے جیسا کہ واقعہ معراج سے ظاہر
ہوتا ہے اورارض سے مراد جنس ارض ہے یعنی

والحوت الذی علیها الارضون کلها انتهی۔

ویمکن ان یراد بالسمٰوات الجهة العلیا وبالارض الجهة السفلی فیشتمل الجمیع انتهی

وفی الصحیح المسلم حدثنی ابوزید یعنی عمروابن اخطب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظهر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتیٰ حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتیٰ غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما هو کائن فاعلمنا احفظنا" انتهی۔

اورحضرت اخی واستاذی جامع العلوم العقلیه والنقلیه حاوی الفنون الفرعیه والاصلیة قدوة المحققین زبدة المدققین مولانا مولوی حافظ سید

زمین کے ساتوں طبقے اور جو کچھ ان کے تحت ہے۔جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بیل اور مچھلی کے بارے میں خبر دینا جن پر پوری زمین قائم ہے اس کا افادہ کر رہا ہے

اور ممکن ہے کہ سماوات سے جہت علیا اور ارض سے جہت سفلی مراد ہو پس یہ سب کو شامل ہو جائے گا۔

اور صحیح مسلم میں ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی ابوزید یعنی عمرو بن اخطب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوگئے پس آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ وقت ظہر آن پہنچا پھر آپ منبر سے اتر کر نماز پڑھائی۔پھر منبر پر تشریف لے جا کر آپ نے ہم سے خطاب کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا۔آپ منبر سے اتر کر ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ ارشاد فرمانے لگے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔پس آپ نے ہمیں وہ سب کچھ بتا دیا جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے۔تو ہم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جس کو سب سے زیادہ یاد ہے۔

الحاج محمد عبدالباقی صاحب دام فیوضه نے اپنے رسالہ موسومہ بہ **کشف غطاء الریب عن مسئلة علم الغیب** میں تحریر کیا ہے۔ "الکشف الرابع فی ان نبینا صلی اللہ علیه وسلم اطلعه اللہ سبحانه علی الغیوب قال اللہ تبارک وتعالیٰ تلک من انباء الغیب نوحیها الیک وقال تعالیٰ ذالک من انباء الغیب نوحیه الیک قال البیضاوی ای ماذکرنا من القصص والغیوب لم تعرفها الا بالوحی وقال النسفی ای ذالک من الغیوب التی لم تعرفها الا بالوحی وقال اللہ تعالیٰ وعلمک مالم تکن تعلم قال البیضاوی من خفیات الامور اومن امور الدین والاحکام انتهی۔

وقال النسفی من امور الدین والشرائع ومن خفیات الامور وضمائر القلوب وقال البغوی من

اورحضرت اخی واستاذی جامع العلوم العقلیه والنقلیه حاوی الفنون الفرعیه والاصلیه قدوة المحققین زبدة المدققین مولانا مولوی حافظ سید الحاج محمد عبدالباقی صاحب دام فیوضه نے اپنا رسالہ موسومہ بہ "کشف غطاء الریب عن مسئلة علم الغیب" میں تحریر کیا ہے (چنانچہ وہ لکھتے ہیں) کشف رابع اس بیان میں ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رب تعالیٰ نے غیوب پر مطلع فرمایا۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم نے بذریعہ وحی تمہیں عطا کیں۔امام بیضاوی نے کہا یعنی جو کچھ ہم نے بیان کیا قصص اور غیوب آپ نے اسے نہ جانا مگر وحی کے ذریعہ اور امام نسفی نے کہا یعنی وہ غیوب جنہیں آپ نے نہیں جانا مگر وحی کے ذریعہ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا راشاد ہے وعلمک الخ اور رب تعالیٰ نے آپ کو وہ علم سکھا دیا جو آپ

الاحکام وقیل من العلم الغیب وقال
السیوطی من الاحکام والغیب۔
وقال اللہ تعالیٰ وماھو علی
الغیب بضنین بالضاد فی قرأۃ نافع
المولی وابن عامر الشامی وحمزۃ
وعاصم الکوفی وقرأابن عمرو
البصری وعلی الکسائی الکوفی
بظنین بالظاء قال الخازن فی
تفسیرہ وماھو ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم علی الغیب ای الوحی
ومن خبر السماء وماطلع علیہ
مماکان غائبا علیہ من الانبیاء
والقصص بظنین ای عنھم والظنۃ
التھمۃ
وقرأ الآخرون بالضاد ای
ببخیل یقول انہ یاتیہ علم الغیب
فلایبخل بہ علیکم بل یعلمکم
ولایکتمہ کمایکتم الکاھن ماعندہ
حین یاخذ علیہ حلونا وھواجرۃ
الکاھن انتھی۔

نہیں جانتے تھے۔ بیضاوی کہتے ہیں کہ
وہ خفیہ اموراور دین واحکام کے امور۔
اورامام نسفی کہتے ہیں دین وشرائع
کے امور یا خفیہ امور اوردلوں کے خطرات
اورامام بغوی نے کہا کہ مراد احکام ہیں
اورکہا گیاہے کہ مراد علم غیب ہے ۔اورامام
سیوطی نے کہا کہ مراداحکام اورغیب کاعلم ہے۔
اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا ’’اوروہ غیب
بتانے میں بخیل نہیں‘‘، بضنین ضاد کے ساتھ
،یہ نافع مولیٰ،ابن عامرشامی،حمزہ اورعاصم کوفی
کی قرأت ہےاورابن عمروبصری وعلی کسائی کی
قرأت بظنین ظاء کے ساتھ ہے۔امام خازن
اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں وہ یعنی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم وحی اورآسمانی خبریں اوروہ
چیزیں جوآپ پر پوشیدہ تھیں مثلا انبیاء کے
احوال اورقصص وغیرہ جن کی اطلاع رب تعالیٰ
نے آپ کودی توآپ ان غیوب کوظن وگمان
سے بیان کرنے والوں میں سےنہیں ہیں۔
اوردوسرے ائمہ کی قرأت ضاد کے
ساتھ ہے یعنی بخیل نہیں۔ یعنی رب تعالیٰ
فرماتاہے کہ اس نے اپنے نبی کوغیب کاعلم

وقال البیضاوی وماھو
ومامحمدعلی الغیب علی مایخبرہ
من وحی اللہ وغیرہ من الغیوب
بظنین ای بمتھم من الظنۃ وقرأ
بضنین من الضاد ھوالبخل ای
لایبخل فی التبلیغ والتعلیم انتھی
فثبت مماذکرناان اللہ جل
جلالہ اطلع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
علی الغیب فلایبخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی تعلم ذالک الغیب
وتبلیغہ بل یعلمہ ویبلغہ‘‘ انتھی
اوراسی کتاب
میں بھی ’’واما سعۃ علمہ صلی اللہ
علیہ وسلم بالکائنات فقد
اخبرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم
بماخلق اللہ من العرش الی ماتحت
الثریٰ وقد ذکر منھا السیوطی فی
الھبۃ السنیۃ و اخرج البخاری فی
صحیحہ عن عمر یقول قام فینا النبی
ﷺ مقاما فاخبرناعن بدء الخلق
حتیٰ دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل

دیاتووہ اس علم کوتمہیں بتانے میں بخل نہیں
کرتے بلکہ تمہیں سکھاتے ہیں چھپاتےنہیں۔
جیسا کہ کاہن اپنی کہانت کوچھپاتاہےاورجب
کچھ حاصل کرتاہے توبیان کرتاہے۔ حلوان
کاہن کی اجرت کوکہتے ہیں۔
اور بیضاوی کہتے ہیں کہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کواللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ
غیب کی خبریں دی توآپ انھیں ظن وگمان
سےنہیں بیان کرتے۔ اورضاد کے ساتھ
بضنین پڑھاجائے تواس کامعنی بخل ہے
تواب معنی ہوگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب
کی تبلیغ وتعلیم میں بخل نہیں فرماتے۔
پس ثابت ہواجوکچھ ہم نے ذکر
کیا بے شک اللہ جل جلالہ نے ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کوغیب پرمطلع فرمایاتوآپ
اس غیب کےتعلم وتبلیغ میں بخل نہیں کرتے
بلکہ آپ اس کی تعلیم اورتبلیغ فرماتے ہیں۔
رہی بات کائنات کےمتعلق نبی
ﷺ کےعلم کی وسعت توخلاصہ کلام یہ
ہے کہ نبی کریم ﷺ کوبذریعہ وحی تعلیم علم
غیب ہوئی جیسا کہ احادیث مذکورۂ بالا سے
ثابت ہوتاہے یہاں تک کہ بیان کردیں نبی

النار منازلهم حفظ ذالک من
حفظه ونسی من نسیه۔
و فی عمدة القاری
الغرض انه اخبر عن المبدء
والمعاش والمعاد جمعیاً قال فیه
دلالة علی انه اخبر فی المجلس
الواحد احوال المخلوقات من
ابتدائها الی انتهائها وفی ایراد
ذالک کله فی مجلس واحد
امر عظیم من خوارق العادة وکیف
وقداعطی جوامع الکلم" انتهی۔

ایسا ہی نقل کیا ہے اسی کتاب
میں ملاعلی قاری اور طیبی اور عسقلان سے اور
بھی اسی کتاب میں ہے۔"

واخرج مسلم واحمدعن
ابی زید الانصاری قال صلی اللہ بنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰة
الصبح وصعد المنبر فخطبنا حتی
حضرت الصلوٰة ثم نزل فصلیٰ
الظهر ثم صعد المنبر فخطبناثم
العصر کذالک حتی غابت

کریم ﷺ نے وہ چیزیں جو اللہ نے
پیدا کیں عرش سے تحت الثریٰ تک ان میں
سے بعضوں کو سیوطی نے ذکر کیا ہے ھبتہ سنیہ
میں اور روایت کیا ہے بخاری نے اپنی صحیح
میں عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ قیام
فرمایا ہمارے نبی کریم ﷺ نے ایک
زمانہ میں پس خبر دی ہم کو آپ نے شروع
پیدائش خلق سے وہاں تک کہ داخل ہوں گے
اہل جنت اپنے اپنے درجوں میں اور اہل نار
اپنی اپنی جگہوں میں یاد رکھا اس کو جس نے یاد
رکھا اور بھلا دیا اس کو جس نے بھلا دیا۔

عمدة القاری میں ہے غرض اس
سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر
دی مبتدأ اور معاش ومعاد سب کی اور کہا صاحب
عمدة القاری نے اس میں ثبوت ہے اس بات
کا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی مجلس میں
تمام مخلوقات کے حالات ابتداء سے انتہا تک
بیان کئے اور بیان کرنا کل احوال کا ایک ہی
مجلس میں یہ امر عظیم خوارق عادت کا ہے
اور کیوں کر نہ ہو کہ حضرت سرور دو عالم ﷺ
کو جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں۔

اور روایت کیا ہے مسلم واحمد نے

الشمس فحدثنا بما کان وماهو
کائن فاعلمنا احفظنا

اخرج ابو داؤد عن حذیفة
بن الیمان قال قام فینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً فماترک
شیئایکون فی مقامه ذالک الی قیام
الساعة الاحدث به حفظه من حفظه
ونسیه من نسیه قد علمه اصحابی
هؤ لاء وانه لیکون انه الشئی قد
نسیه فاراه فاعرفه فاذکره
کمایذکر الرجل وجه الرجل
اذاغاب عنه ثم اذاراه عرفه ثم قال
حذیفة ماادری انسی اصحابی ام
تناسوه واللہ ماترک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قاعدفتنه الی ان
تنقضی الدنیا یبلغ من تبلیغه ثلثمائة
فصاعد الاقد سماه لنا باسمه واسم
ابه وقبیله انتهی

اور بھی اسی کتاب میں ہے۔

ابی زید انصاری سے کہا انہوں نے نماز
پڑھی ہمارے ساتھ نبی ﷺ نے صبح کی
اور منبر پر چڑھ گئے۔ پس خطبہ پڑھا
یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت پہونچ گیا پھر
اترے اور نماز پڑھی آپ نے ہمارے
ساتھ ظہر کی پھر منبر پر چڑھ گئے پس خطبہ
پڑھا عصر کی نماز کے وقت سے ایسا ہی
کیا یہاں تک کہ غروب ہو گیا آفتاب پس
بیان کر دیا ہم سے ما کان وما یکون کو پس
زیادہ عالم ہم لوگوں میں وہی ہے جو زیادہ
یاد رکھنے والا ہے۔

اور روایت کی ہے ابوداؤد نے
حذیفہ بن یمان سے کہا انہوں نے کہ
کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ ہم
میں ایک مرتبہ پس نہ چھوڑا اس قیام میں کسی
چیز کو جو ہوگی قیامت تک مگر بیان
کر دیا یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا
اور بھلا دیا اس کو جس نے بھلا دیا میرے
ساتھی اس سے آگاہ ہیں اور جب کوئی بات
ان میں سے ہوتی ہے اور میں بھولا ہوتا ہوں
تو اس کو خیال کرتا ہوں مجھ کو یاد آجاتی ہے
جیسا کہ یاد کرتا ہے ایک شخص دوسرے شخص

واخرج الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ قال الزرقانی قد رفع ای اظھر وکشف لی الدنیا بحیث احطت بجمیع مافیھا کانما انظر الی کفی بھذا الاشیاء الی انہ نظر حقیقۃ دفع بہ احتمال ان السید ارید بالنظر العلم ولایرد انہ اخبار ممن شاھدہ فلایکون غیبا لان اخبارہ بذلک اخبار عن غیب عن الناس ثم یعلم باعتبار صدقہ ووجوب اعتقادہ بقولہ ان کل ماعلمہ الناس بعدہ من جملۃ ماراٰہ حین کفت لہ الدنیا صلی اللہ علیہ وسلم انتھی

واخرج احمد والطبرانی عن ابی ذر لقد ترکنا رسول اللہ صلی

کے چہرے کو جب غائب ہو جاتا ہے اس سے پھر جب دیکھتا ہے پہچان لیتا ہے پھر کہا حذیفہ نے نہیں جانتا ہوں میں کہ میرے ساتھی بھلا دیئے گئے ہیں یا خود انہوں نے کسی وجہ سے بھلا دیا ہے۔ قسم خدا کی نہیں چھوڑا رسول خدا ﷺ نے کسی فتنہ برپا کرنے والے کو دنیا پوری ہونے تک جس کے ساتھی تین سو آدمی یا ان سے زیادہ ہوں مگر بتا دیا ہم کو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام۔

اور طبرانی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ تحقیق اللہ جل شانہ نے بلند کیا میرے لئے دنیا کو پس میں اس کو دیکھتا ہوں اور جو ہونے والا ہے اس میں قیامت کے دن تک جیسا دیکھتا ہوں میں اپنی ہتھیلی کو۔ زرقانی لکھتے ہیں قد رفع لی یعنی بتحقیق ظاہر کر دی گئی اور کھول دی گئی میرے لئے دنیا اس طرح پر کہ میں نے احاطہ کر لیا کل چیزوں کو جو اس میں ہیں "کانما انظر الی کفی" یعنی گویا کہ دیکھتا ہوں میں اپنے کف دست کو اس میں اشارہ اس

اللہ علیہ وسلم ومایحرک طائر جناحیہ من السماء الاذکر نامنہ علما وفی روایۃ الاذکر لنامنہ علماً قال الزرقانی ذکرلنا من طیر انہ علما یتعلق بہ فکیف بغیرہ ممایھمنا فی الارض وھذا تمثیل لبیان کل شئی تفصیلا تارۃ واجمالاً اخریٰ والمعنی مایدعہ شیئاً الابینہ لنابحیث لایخفی علینا شئی بعدہ وقد کان خطب قبل وفاتہ خطبا اطال فیھا مرۃ من الصباح الی الظھر ای قبل الغروب لم یدع شیئاً الابینہ لاصحابہ انتھی۔

واخرج مسلم فی صحیحہ عن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ زوی الارض حتی رایت مشارق الارض ومغاربھا وان التی سیبلغ ملکھا مازوی لی منھا" انتھی۔

جانب ہے کہ حضرت سرور ﷺ نے دنیا بھر کو حقیقۃً دیکھا دفع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول سے یہ احتمال کہ آنحضرت ﷺ کی مراد نظر سے علم نہیں ہے اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا یہ خبر دینا مشاہدہ سے ہے پس غیب نہیں اسلئے کہ اس کی خبر دنیا خبر دینا ہے اس چیز کی کہ جو لوگوں سے پوشیدہ وغائب ہے پھر اس وجہ سے کہ حضرت ﷺ نبی ہیں اور آپ کے قول کا اعتبار واجب ہے کہ جو کچھ لوگوں نے بعد آپ کے مشاہدہ فرمایا وہ منجملہ ان اشیاء کے ہے جن کو آپ دیکھ چکے جب دنیا بلند کر کے روبرو آپ کے کی گئی۔

اور روایت کیا ہے احمد اور طبرانی نے ابی ذر سے کہا انہوں نے تحقیق نہیں چھوڑا آنحضرت ﷺ نے ہم کو اس حال میں کہ جو چڑیا کہ اپنے پروں کو آسمان پر ہلاتی ہے مگر ذکر کر دیا ہم سے اس کا علم۔ زرقانی نے کہا ہے کہ ذکر کیا آنحضرت ﷺ نے اس کے اڑنے سے وہ علم جو اس کے متعلق ہو پس کیونکر چھوڑے دوسرے علوم جو ہم کو مہم ہیں۔ یہ تمثیل ہے اس بات کی کہ آنحضرت ﷺ نے ہر شئے کو تفصیل وار کبھی اور بطور اجمال

اوربھی اسی کتاب میں ہے۔
"واخرج الترمذی عن عبدالله ابن
عمر قال خرج علینا رسول الله صلی
الله علیه وسلم وفی یده کتابان فقال
اتدرون ماهذان الکتابان
فقلنالا یارسول الله الاان تخبرنا فقال
للذی فی یده الیمنی هذا کتاب من
رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة
واسماءآبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی
آخرهم فلایزاد فیهم ولا ینقص منهم
ابداً ثم قال للذی فی شماله هذاکتاب
من رب العالمین فیه اسماء اهل النار
واسماء آبائهم واسماء قبائلهم ثم
اجمل علی آخرهم فلایزاد فیهم
ولاینقص منهم وابداالی ان قال ثم قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم یدیه
فنبذهما ثم قال فرغ ربکم من العباد
فریق فی الجنة وفریق فی
السعیر"انتهی
اوراسی کتاب میں ہے۔"
واخرج مسلم من طریق المرادی عن

کبھی بیان کیا اور معنیٰ یہ ہوئے کہ نہیں چھوڑا
آنحضرت ﷺ نے کسی چیز کو مگر بیان کر دیا
اس کو ہم سے اس طرح کہ نہیں پوشیدہ رہی ہم
پر کوئی چیز بعد آپ کے اور پڑھے نبی ﷺ
نے قبل وفات فرمانے کے چند خطبے کبھی اس
میں طول دیا آپ نے صبح سے ظہر تک اور کبھی
ظہر سے مغرب کے قریب تک نہیں چھوڑا
کسی چیز کو مگر بیان کر دیا اپنے اصحاب سے۔
اور روایت کیا ہے مسلم نے اپنے
صحیح میں ثوبان سے بہ تحقیق رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میرے لئے سمیٹ
لیا زمین کو یہاں تک کہ دیکھا میں نے مشارق
ارض اور مغارب ارض کو جہاں تک ملک میرا
پہونچے گا وہ وہی ہے جو میرے لئے سمیٹا گیا
اور روایت کیا ہے ترمذی نے
عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ نکلے
رسول خدا ﷺ اور ہاتھ میں ان کے
دو کتابیں تھیں پس فرمایا آپ نے کہ جانتے
ہو یہ کون کتابیں ہیں کہا ہم نے کہ نہیں
یارسول اللہ مگر یہ کہ بتا دیں ہم کو پس فرمایا اس
کو جو آپ کے داہنے ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب
پروردگار عالم کی جانب سے ہے اس میں نام

عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم
فی حدیث صلوٰة خسوف الشمس
قالت قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم رأیت فی منامی هذا کل شیئ
وعدتم حتی لقد راتنی ارید ان آخذ
قطفاً من الجنة حین رأیتمونی جعلت
تقدم ولقد رأیت جهنم تخطیم بعضها
بعضا حین رأیتمونی تأخرت ورأت
فیها عمربن الحی وهو الذی یسبب
السوائب"
اوراسی کتاب میں ہے۔
"اخرج الدیلمی من حدیث ابی
رافع ام حبیبه والحاکم من حدیثها
فانه قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم مثلت لی امتی فی الماء
والطین وعلمت الاسماء کلها
کماعلم آدم الاسماء کلها وفی
روایةالدنیابدل امتی۔
واخرج الطبرانی وایضاً
المقدسی عن حذیفةبن اسید بن
خالد الغفاری قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم عرضت علی

جنت والوں کے اور ان کے باپوں اور ان
کے قبیلوں کے ہیں پھر مجموعہ اس کا فرمادیا پس
نہ زیادتی ہوگی ان میں نہ کمی ہوگی ان میں
سے کبھی۔ پھر فرمایا اس کتاب کیلئے جو بائیں
ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب پروردگار عالم کی
جانب سے ہے اس میں اہل دوزخ کے نام
ہیں اور ان کے باپوں اور ان کے قبیلوں کے
پھر جملہ اس کا بیان فرمادیا پس نہ زیادتی ہوگی
ان میں نہ کمی ہوگی ان میں سے کبھی۔ اسکے
بعد حدیث میں ہے پھر اشارہ فرمایا رسول اللہ
ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے پھر پھینک
دیا آپ نے ان دونوں کتابوں کو یعنی آسمان
کی جانب پھر فرمایا فراغت پاچکا پروردگار
تمہارا اپنے بندوں سے پھر ایک گروہ جنت
میں اور ایک دوزخ میں۔
اور روایت کیا ہے مسلم نے
بروایت مرادی کے حضرت عائشہ زوجۂ نبی
کریم ﷺ سے حدیث صلوٰۃ خسوف شمس
میں کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
رسول خدا ﷺ نے دیکھی میں نے اس
جگہ میں ہر چیز جس کا تم سے وعدہ ہے
یہاں تک کہ دیکھا میں نے اپنے کو کہ
لیا چاہتا ہوں میں خوشۂ انگور جنت کو جب تم
نے مجھے دیکھا آگے بڑھتے ہوئے

امتی البارحة الذی هذه الحمرة اولها وآخرها قیل یارسول الله عرض علیک من خلق فکیف من لم یخلق فقال صورالی فی الطین حتی انی لاعرف بالانسان منهم من احدکم الوجه" انتهی۔

اوراسی کتاب میں ہے۔

"واخرج الدارمی والنسائی عن عبدالرحمن بن عائش قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت ربی فی احسن صورة قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت الله اعلم فقال فوضع کفه بین کتفی فوجدت بردها بین یدی فعلمت مافی السمٰوات والارض وتلاً وکذالک نری ابراهیم ملکوت السمٰوات والارض ولیکون من الموقنین"

اور دیکھا میں نے جہنم کو بعض بعضوں کو شکستہ کرتے ہیں جب تم نے دیکھا میں پیچھے ہٹا اور میں نے دیکھا اس میں عمرو بن حی کو جس نے اول سانڈ چھوڑ وادیئے تھے۔

اورروایت کیا ہے دیلمی نے ابی رافع وام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے اور حاکم نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہا ان دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنائی گئی میری امت میرے واسطے پانی اور مٹی سے اور جتایا گیا میں کل نام جیسا کہ آدم کو کل نام بتائے گئے اور ایک روایت میں امت کی جگہ پر دنیا وارد ہوا ہے یعنی دنیا بھر مجھ کو دکھا دی گئی۔

اورطبرانی نے روایت کیا ہے اور مقدسی نے بھی حذیفہ بن اسید ابن خالد غفاری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کی گئی شب گذشتہ کو مجھ پر میری امت پہلی اور پچھلی اس جمرہ کے پاس پس کہا گیا یارسول اللہ پیش کی گئی آپ پر جو پیدا ہوگی تو کیونکر پیش کی گئی جو ابھی پیدا نہیں ہوئی ہے پس فرمایا آپ نے انکی صورتیں مٹی میں میرے لئے ظاہر کی گئیں یہاں تک میں پہچانتا ہوں ان میں سے

ہر ایک انسان کو زیادہ تمہارے پہچاننے سے اپنے ساتھی کو۔

اورروایت کیا ہے دارمی اور نسائی نے عبدالرحمن بن عائش سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا میں نے اپنے پروردگار کو اچھی صورت میں فرمایا مجھ سے اس نے کس بات میں جھگڑتے ہیں ملاء اعلیٰ کے فرشتے کہا میں نے خدا زیادہ جانتا ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس رکھا خدا نے اپنے کف کو درمیان میرے دونوں شانوں کے پس پائی میں نے ٹھنڈک اس کی اپنے سینہ میں پس جان لیا میں نے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وکذالک نری ابراہیم الآیۃ یعنی اس طرح دکھاتے ہیں ہم ابراہیم کو ملک آسمان وزمین اس لئے کہ وہ یقین والوں میں ہوں۔

اور بہت سی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے بہت کچھ علم غیب عطا فرمایا ہے اس مسئلہ کی تحقیق حضرت استاذی دام فیوضہ نے اپنے رسالۂ مذکور الصدر میں بہت بسط وتشریح کے ساتھ کی ہے فلیراجع واللہ اعلم حررہ الفقیر محمد قیام الدین عبدالباری عفا اللہ عنہ۔

محمد قیام الدین عبدالباری

تعارف جامعہ چشتیہ ماضی اور حال کے تناظر میں

حضرت شیخ مخدوم احمد عبدالحق شیخ العالم علیہ الرحمۃ والرضوان سے منسوب و متعلق سلسلۂ چشتیہ صابریہ کی قدیم مرکزی خانقاہ ہے جو برسہا برس سے تشنگان علوم شریعت و معرفت کو آسودۂ جان کر رہی ہے۔

جس کے پاکیزہ دامن میں مدرسہ چشتیہ صابریہ فیض القرآن ایک تعلیمی ادارہ قائم ہوا جو اول تا پنجم درجات پرائمری پر مشتمل تھا۔

۲۸-۶-۹۹ سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے بہت سارے ارباب دانش اور باشعور افراد کی گزارش پر حضرت شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں مدظلہٗ العالی و اراکین ادارۂ ہٰذا نے اس میں مزید توسیع کر کے ادارہ کو دارالعلوم کی حیثیت سے بڑھایا اور تقریباً سو سے زائد بیرونی طلباء کا قیام عمل میں آیا اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت کا تقرر ہوا۔ چنانچہ ادارہ بحیثیت دارالعلوم نہایت ہی منظّم تعلیم کے ساتھ اپنی ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔

(۱) درجات پرائمری اول تا پنجم- مضامین- ہندی، انگریزی اردو، دینیات، اسلامی، سائنس، جغرافیہ وغیرہ۔

(۲) چشتیہ ہائر سکنڈری اسکول گورنمنٹ کے منظور شدہ کورس کے ساتھ دینیات و اسلامی تاریخ۔

(۳) شعبہ حفظ القرآن بہ رعایت تجوید وحدر۔

(۴) شعبہ قرأت بہ روایت حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) درس نظامیہ از اعدادیہ تا رابعہ مدارس اسلامی کا انتخاب شدہ عالم کا کورس۔

(۶) شعبہ تصنیف و تالیف، اسلامی معلومات عامہ اور طلبہ کی معلومات عامہ کے لئے نظامی دارالمطالعہ (لائبریری)۔

(۷) ایسے طلباء جن کے قیام و طعام علاج و معالجہ تعلیم و تربیت کا جامعہ کفالت کرتا ہے اور درسیات کی کتابیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ۱۵۰ر کی تعداد پر مشتمل ہے۔

(۸) درجات پرائمری اول تا پنجم و چشتیہ ہائر سکنڈری اسکول کے طلباء و طالبات کی تعداد ۱۲۵۰ ہے جو شہر ردولی شریف و قرب و جوار سے متعلق ہیں۔

(۹) شعبہ حفظ و قرأت و درس نظامیہ کے اساتذہ جن کی تعداد ۱۰ر ہے شعبۂ پرائمری و چشتیہ ہائر سکنڈری اسکول کے اساتذہ و معلمات جن کی تعداد ۲۲ر ہے سفراء جن کی تعداد ۶ ہے۔

کل تدریسی و غیر تدریسی ملازمین کی تعداد ۳۸ر ہے

(۱۰) جامعہ کے سالانہ مصارف جس میں اخراجات مطبخ و مشاہرہ اساتذہ بھی شامل ہیں۔ اٹھارہ لاکھ روپئے کا تخمینہ ہے۔

(۱۱) جامعہ نے چشتیہ گرلس انٹر کالج کے لئے محلہ پورے میاں میں ایک وسیع زمین خرید کر ۲۰۱۰ء میں کالج کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اور اس کا تعمیری کام جاری ہے جس کی لاگت تخمیناً ڈیڑھ کروڑ روپئے ہے۔

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ

شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں

ناظم اعلیٰ جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ پوسٹ ردولی شریف،
ضلع فیض آباد، یوپی (انڈیا) پن کوڈ 225411

چیک ڈرافٹ برائے مدرسہ: MADARSA JAMIA CHISHTIA
چیک ڈرافٹ برائے تعمیر: CHISHTIA EDUCATIONAL SOCIETY
Web:-HAZRATSHAIKULALAM.COM
WWW.MUJADID-E-SILSILAY-SABIRYA.COM